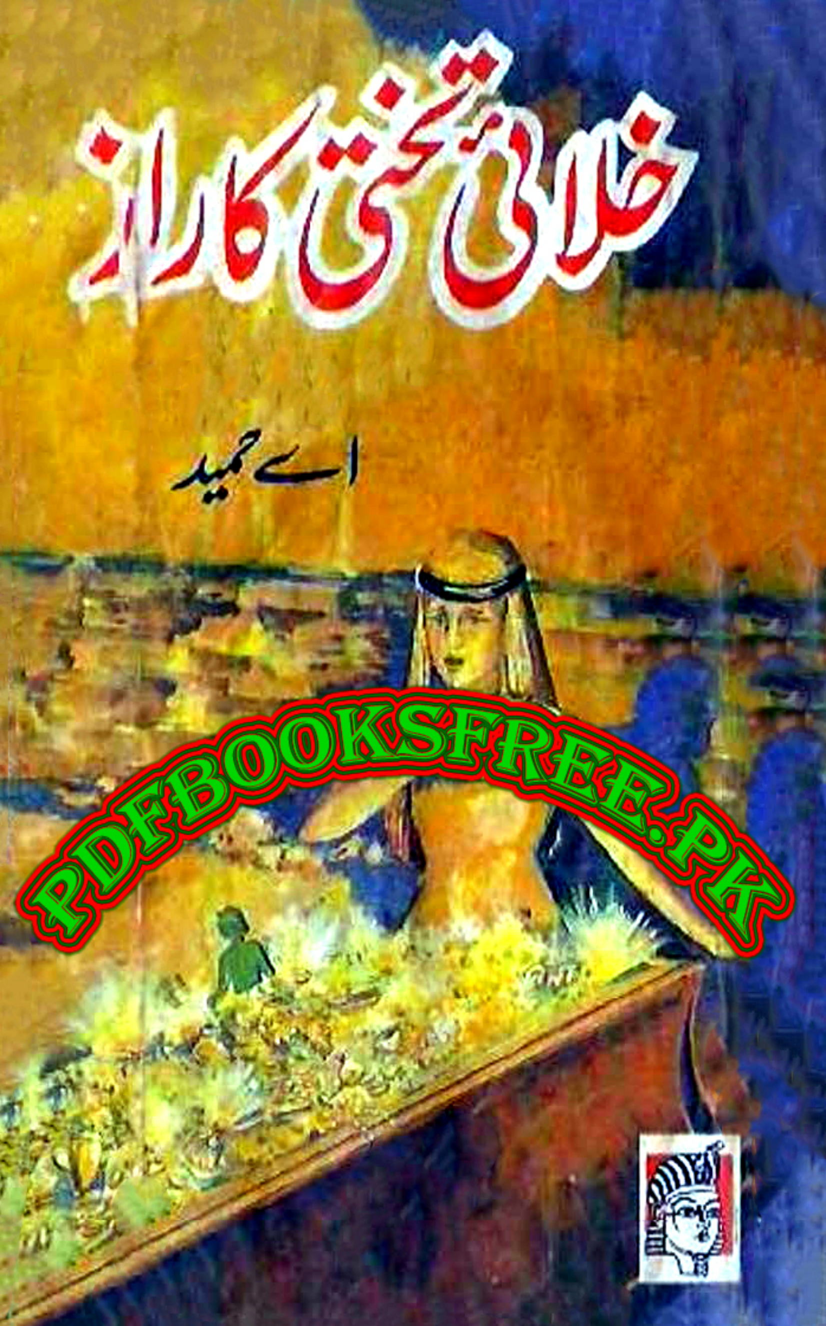
خلائی تختی کا راز
اے حمید
PDFBOOKSFREE.PK

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

عنبر ناگ ماریا ○ کہانی نمبر ۱۸۳

# خلائی تختی کا راز

اے حمید

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ

لاہور۔ راولپنڈی۔ کراچی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



# خلائی تختی کا راز

آدھی رات تک کاہن منتر پڑھتا رہا۔
رات کے پچھلے پہر اس نے منتر ختم کر کے مرتبان میں پھونک ماری۔ مرتبان میں تھیوسانگ اور کیٹی کے دل پڑے ہوئے تھے۔ پھونک کے ساتھ ہی دونوں دلوں نے دھڑکنا شروع کر دیا۔ کاہن کا چہرہ خوشی سے چمک اٹھا۔ اسکی راز دار کنیز راشکا اس کے پاس ہی بیٹھی تھی۔ کاہن نے راشکا سے کہا۔

"میرا طلسم کامیاب ہو گیا۔ دونوں خلائی انسانوں کے دل دھڑکنے لگے ہیں۔ اب میں ان کا طلسمی نقش تیار کروں گا۔ اس کے بعد یہ دونوں خلائی انسان میرے غلام ہوں گے۔ میں جب چاہوں گا ان سے اپنی مرضی کے مطابق کام لے سکوں گا"۔

کاہن نے تھیوسانگ اور کیٹی کے دھڑکتے ہوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



دلوں کو مرتبان سے نکال کر ایک پیالے میں ڈال دیا۔ دل پوری طرح دھڑک رہے تھے۔ کاہن نے ایک ڈبی میں سے سونے کے دو چھوٹے کیل نکال کر سامنے رکھ لئے اور ان پر تیزی سے منتر پڑھنے شروع کر دیئے۔ وہ منتر پڑھتے پڑھتے تھوڑی تھوڑی دیر بعد دونوں دلوں پر زور سے پھونک مارتا۔ پھر سونے کے کیلوں پر بھی پھونک مارتا۔ جب رات ڈھل گئی تو کاہن نے راشکا سے کہا۔

"اب یہ دونوں خلائی انسان اپنے جسموں میں واپس آنے لگے ہیں۔ ان کو یہ کسی طرح بھی معلوم نہیں ہونا چاہیے کہ میں نے ان کے دلوں میں طلسمی کیل ٹھونک دیے ہیں۔

راشکا بولی۔

"کاہن اعظم میں اس راز کو کبھی زبان پر نہیں لا سکتی"

کاہن نے کرخت آواز میں کہا۔

"اور اگر تم نے یہ راز کسی کو بتا دیا تو تمہیں خوب معلوم ہے کہ تمہارا انجام کیا ہوگا۔ میں اپنے طلسم سے تمہیں لومڑی بنا کر جنگل میں چھوڑ دوں گا پھر تم کبھی انسانی شکل میں واپس نہیں آسکو گی"



راشکا بولی۔

"کاہن اعظم میں تو آپ کے حکم کے خلاف کوئی کام کرنے کا خیال بھی دل میں نہیں لا سکتی"

کاہن بولا۔

"ٹھیک ہے اب پیچھے ہٹ جاؤ یہ دل اپنے جسم ظاہر کرنے والے ہیں"

کاہن نے ایک اور منتر پڑھ کر پھونکا تو تھیوسانگ اور کیٹی کے دل زور زور سے دھڑکتے ہوئے پیالے سے باہر آگئے اور زمین پر حرکت کرنے لگے۔ اس کے ساتھ ہی وہ دونوں اپنے جسموں میں ظاہر ہو گئے۔ کاہن اور راشکا کے سامنے زمین پر تھیوسانگ اور کٹی لیٹے ہوئے تھے۔ انہوں نے اپنے آپ کو اور پھر کاہن اور راشکا کو تعجب سے دیکھا اور اٹھ کر کھڑے ہو گئے۔ تھیوسانگ نے کمرے کو غور سے دیکھا اور بولا۔

"ہم کہاں ہیں یہ کونسی جگہ ہے؟"۔

کاہن نے بڑی میٹھی آواز میں کہا۔

"تم دونوں پر کسی بدروح نے جادو کر دیا تھا۔ تم کو تمہارا ایک دوست میرے پاس جادو اتارنے کے لئے لایا تھا۔ میں نے تم پر سے جادو اتار دیا ہے۔ اب تم دونوں آزاد

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہو؟"۔

تھیوسانگ اور کیٹی نے ایک دوسرے کو دیکھا۔ جیسے ایک دوسرے کو پوچھ رہے ہوں کہ ہمیں کیا ہو گیا تھا۔ انہیں کچھ یاد نہیں تھا کہ بدروح کاؤ نے ان کے ساتھ کیسا سلوک کیا تھا۔ تھیوسانگ نے کاہن سے پوچھا۔

ہمیں یہاں کون چھوڑ گیا تھا۔

کاہن نے کہا۔

"ایک نوجوان چھوڑ گیا تھا۔ اسکا نام عنبر ہے وہ تمہیں لینے آتا ہی ہو گا"۔

تھیوسانگ اور کیٹی نے فضا میں سونگھا کیٹی نے خوش ہو کر کہا۔

"تھیوسانگ۔ فضا میں ہمارے سارے دوستوں کی خوشبو ہے۔ یہ خوشبو تھیوسانگ نے بھی محسوس کر لی تھی۔ وہ بھی بڑا خوش ہوا اس نے کاہن سے پوچھا کہ عنبر کس وقت آنے کا کہہ گیا تھا؟"

کاہن بولا۔

"میں نے اسے صبح آنے کو کہا تھا۔ صبح ہو رہی ہے بس وہ آتا ہی ہو گا"۔

اتنے میں تھیوسانگ اور کیٹی کو عنبر کی خوشبو قریب



آتی محسوس ہوئی۔ اس نے کیٹی سے خلائی زبان میں کہا۔

"عنبر آرہا ہے"۔

خلائی زبان میں تھیوسانگ کو بات کرتے سن کر کاہن بڑا خوش ہوا۔ اب اس بات کا ثبوت مل گیا تھا کہ واقعی یہ دونوں خلائی مخلوق ہیں۔ کاہن نے اپنا کام کر دیا تھا۔ اس نے دونوں کے دلوں میں طلسمی کیل ٹھونک دیئے تھے جس کی تھیوسانگ اور کیٹی دونوں میں سے کسی کو خبر تک نہیں تھی۔ اتنے میں عنبر آگیا اس نے کیٹی اور تھیوسانگ کو زندہ انسانی حالت میں دیکھا تو بولا۔

"خدا کا شکر ہے کہ تم دونوں پھر سے زندہ حالت میں آگئے۔ تھیوسانگ اور کیٹی نے بڑی گرمجوشی سے عنبر سے ہاتھ ملایا اور باقی دوستوں کے بارے میں پوچھا۔

عنبر نے کہا۔

"سب تمہارا انتظار کر رہے ہیں۔ میرے ساتھ چلو"۔

پھر عنبر نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

"کاہن اعظم میں کس زبان میں تمہارا شکریہ ادا کروں۔ ہمیں بتاؤ کہ ہم تمہاری کیا خدمت کر سکتے ہیں"۔

کاہن نے دل میں کہا کہ خدمت تو میری تھیوسانگ اور کیٹی کرے گی تم کیا خدمت کرو گے۔ مگر اوپر سے بڑی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



میٹھی زبان سے بولا۔

"خدمت کی کیا ضرورت ہے بھائی۔ یہ تو میں نے اپنا انسانی فرض سمجھ کر کام کیا ہے۔ مجھے خوشی ہے کہ تمہارے ساتھی تمہیں مل گئے۔ یہ بتاؤ کہ تم لوگ یہاں کہاں ٹھہرے ہوئے ہو؟"

عنبر نے کہا۔

"ایک دوست کے گھر ٹھہرے ہیں۔ آج ہی واپس ملک یونان کی طرف چل دیں گے"۔

عنبر اس کاہن کو اپنے بارے میں صحیح صحیح نہیں بتانا چاہتا تھا۔ یہ شروع ہی سے ان دوستوں کا اصول رہا تھا کہ وہ کسی پر اپنا راز ظاہر نہیں کرتے تھے۔ کاہن کا تھیوسانگ اور کیٹی نے بھی شکریہ ادا کیا اور پھر سلام کر کے عنبر کے ساتھ وہاں سے چل دیئے۔

ان کے جانے کے بعد عیار کاہن نے راشکا سے کہا۔

"راشکا اب یہ لوگ یونان چھوڑ کر چاہے چین چلے جائیں۔ تھیوسانگ اور کیٹی میرے غلام رہیں گے۔ میں جب انہیں بلاؤں گا یہ جہاں بھی ہوں گے میرے پاس ہاتھ باندھ کر پہنچ جائیں گے"۔

راشکا بھی بڑی خوش تھی۔



اس نے پوچھا۔

"کاہن اعظم آپ سب سے پہلے کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟"۔

کاہن نے گھور کر راشکا کو دیکھا اور ڈانٹ کر کہا۔

"تم مجھ سے یہ پوچھنے والی کون ہوتی ہو؟ میں جانتا ہوں مجھے کیا کرنا ہے۔ خبردار آئندہ ایسا سوال نہ کرنا"۔

راشکا نے ہاتھ باندھ کر سر جھکا دیا اور بولی۔

"کاہن اعظم میں معافی چاہتی ہوں"۔

کاہن اپنے کمرے میں چلا گیا۔

دوسری طرف تھیوسانگ اور کیٹی بھی عنبر کے ساتھ مسافر خانے میں آگئے جہاں جولی سانگ ناگ اور ماریا ان کا انتظار کر رہے تھے یہ سب دوست ایک دوسرے سے مل کر بے حد خوش ہوئے۔ ان میں صرف فلپ ہی ایک نیا چہرہ تھا۔ ناگ نے فلپ کا تعارف کرایا اور کہا۔

"یہ یونانی نوجوان فلپ ہے یہ ماریا کا مجسمہ بنانا چاہتا ہے"۔

جولی سانگ نے ہنس کر کہا۔

"بلکہ ماریا سے شادی بھی کرنا چاہتا ہے؟"۔

اس پر ماریا نے اسے جھڑک دیا اور بولی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"جولی سانگ تم شرارت سے باز نہیں آؤ گی۔ بھلا میں کبھی شادی کر سکتی ہوں"۔

یہ سن کر [redacted] کا چہرہ اداس ہو گیا ماریا ظاہری حالت میں تھی۔ صرف [redacted] کی وجہ سے وہ غائب نہیں تھی۔ تھیوسانگ اور کیٹی کے پوچھنے پر ماریا نے بھی یہی کہا کہ وہ صرف فلپ کی دل جوئی کی وجہ سے غائب نہیں ہو رہی۔ اس کے بعد سارے دوست کمرے میں بیٹھ کر باتیں کرنے لگے۔

عنبر بولا۔

"ایک مدت کے بعد ہم سب دوست ایک جگہ اکٹھے ہوئے ہیں۔ ہمیں خدا کا شکرادا کرنا چاہیے۔

ناگ ہنس کر کہنے لگا۔

"بس یہ ملاقات عارضی ہوتی ہے۔ تم دیکھ لینا تاریخ کے واقعات اور حادثات ہمیں پھر ایک دوسرے سے الگ کر دیں گے"۔

ماریا نے کہا۔

"ہاں! تاریخ کے کسی نہ کسی موڑ پر تو ہمیں ایک دوسرے سے جدا ہونا ہی پڑتا ہے۔ یہ تو ہمارے ساتھ ہوتا ہی آیا ہے"۔

[redacted] ان کی باتیں بڑے غور سے سن رہا تھا۔ اسے



ابھی تک معلوم نہیں ہوا تھا کہ اصل میں یہ لوگ کون ہیں اور کہاں کے رہنے والے ہیں اور کہاں جارہے ہیں۔ کسی نے اسے بتانے کی ضرورت بھی محسوس نہیں کی تھی۔ ناگ نے ماریا کو ایک طرف لے جا کر سمجھایا کہ فلپ کو صاف صاف کہہ دو کہ تم اس سے شادی نہیں کر سکتی ہو۔ تاکہ وہ کسی غلط فہمی میں نہ رہے۔ ماریا کو ناگ کا مشورہ پسند آیا۔ اس نے [redacted] کو ساتھ لیا اور سرائے کے پیچھے والے باغ میں آ کر بیٹھ گئی پھر اس نے [redacted] کو صاف صاف بتا دیا کہ وہ اس سے شادی نہیں کر سکتی۔

[redacted] نے اداس آواز میں پوچھا۔

"مگر کیوں ماریا؟ شادی تو دیوتاؤں کو بھی پسند ہے"۔

ماریا نے کہا۔

"تم اس راز کو نہیں سمجھ سکتے۔ میں تمہیں کسی غلط فہمی میں نہیں رکھنا چاہتی تھی اس لئے تمہیں صاف صاف بتادیا"۔

[redacted] بولا۔

"کیا یہ تمہارا آخری فیصلہ ہے"۔

ماریا نے کہا۔

"ہاں یہ میرا آخری فیصلہ ہے اور یقین کرو [redacted] اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



میں تمہاری بھی بہتری ہے"۔

فلپ خاموشی سے اٹھ کر باغ سے باہر نکل گیا۔ شام تک وہ واپس نہ آیا۔

ناگ نے کہا۔

"میرا خیال ہے فلپ واپس اپنے ملک چلا گیا ہے"۔

ماریا بولی۔

"اب میں اس کے سوا اور کیا کر سکتی تھی۔ میں اسے کسی جھوٹے وہم میں مبتلا نہیں رکھنا چاہتی تھی"۔

عنبر نے کہا۔

"اس میں پریشان ہونے کی کیا ضرورت ہے۔ ہمارے سامنے ایک بہت بڑا مقصد ہے اور جب ایک بڑا مقصد سامنے ہو تو انسان ان چھوٹی چھوٹی چیزوں پر غور نہیں کرتا۔ اب ہمیں یہ سوچنا ہے کہ ہم یہاں سے کس طرف چلیں"۔

کیٹی خوش ہو کر کہنے لگی۔

"ایک مدت کے بعد ہم سب دوست ایک جگہ اکٹھے ہوئے ہیں۔ میں تو کہتی ہوں کہ کچھ دن اسی شہر میں گزارنے چاہئیں۔ کیونکہ کچھ پتہ نہیں کہ کسی موڑ پر کون کس سے جدا ہو جائے۔ یہ جو سکون کے چند دن مل رہے ہیں انہیں ہمیں مل جل کر ایک جگہ پر ہی گزارنے چاہئیں"۔



"خیال برا نہیں ہے۔ تمہارا کیا خیال ہے؟"

تھیوسانگ دیوار سے ٹیک لگائے آنکھیں بند کئے پڑا تھا۔ آنکھیں کھول کر بولا۔

"ہم تاریخ کے دریا کے رحم و کرم پر ہیں۔ تاریخ اور زمانے کی لہریں ہمیں جس طرف چاہیں بہا کر لے جاتی ہیں۔ اگر ہم ایک جگہ بیٹھے بھی رہے تب بھی کسی نہ کسی وقت کسی نہ کسی وجہ سے الگ ہو جائیں گے"۔

عنبر نے کہا۔

"چاہے کچھ بھی ہو۔ میں تو یہی کہوں گا کہ ہمیں کم ازکم ایک مہینہ اس خوبصورت شہر میں ضرور سیر کرنی چاہیے"۔

سب نے اس تجویز پر اتفاق کیا اور انہوں نے فیصلہ کر لیا کہ ایک مہینہ وہ مصر کے اس قدیم مگر خوبصورت شہر میں ہی گزاریں گے۔ ابھی تک ان کی رہائش مسافر خانے میں ہی تھی۔ اس وقت وہاں عنبر، ناگ، ماریا، کیٹی، تھیوسانگ اور جولی سانگ سبھی موجود تھے۔ وہ بڑے خوش تھے۔ سارا دن وہ شہر کے باغوں اور دریا کی سیر کرتے۔ شام کو واپس مسافر خانے میں آجاتے اسی طرح ہنسی خوشی پندرہ دن گزر گئے۔ دوسری طرف کاہن بھی اپنے منصوبے پر کام

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کر رہا تھا۔ ابھی وہ وقت نہیں آیا تھا کہ وہ طلسمی نقش کے ذریعے تھیوسانگ اور کیٹی کو اپنے مقصد کے لئے بلاتا اتنا اس کے جاسوس اسے بتاتے رہتے تھے کہ وہ دونوں شہر کے مسافر خانے میں اپنے دوسرے دوستوں کے ساتھ رہ رہے ہیں۔

کاہن اپنے زبردست منصوبے کو بڑی تیزی سے تیار کر رہا تھا۔ سب سے پہلے وہ ملک مصر پر قبضہ کرنا چاہتا تھا۔ اس کے پاس طلسم ضرور تھا مگر ایک مقام پر آکر اس کا طلسم بھی ختم ہو جاتا تھا۔ اور وہ خوب جانتا تھا کہ فرعون اور اس کے جرنیلوں پر طلسم کا اثر کم ہی ہو گا۔ ان پر کوئی خلائی مخلوق ہی اپنا اثر ڈال سکتی تھی اور کاہن کو معلوم تھا کہ تھیوسانگ اور کیٹی میں کون کون سی خلائی طاقتیں ہیں۔ وہ ان طاقتوں ہی کو اپنے مقصد کو پورا کرنے کے لئے استعمال کرنا چاہتا تھا۔

ادھر عنبر ناگ ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ بڑے مزے سے سرائے میں رہ رہے تھے اور شہر کی سیر کر رہے تھے۔ سینکڑوں برسوں کے بعد انہیں ایک ساتھ بیٹھنے کا موقع ملا تھا۔ اور وہ اس موقع سے پورا پورا فائدہ اٹھا رہے تھے۔

ان پر اسرار تاریخی دوستوں کو وہاں رہتے ہوئے جب



بیس دن گزر گئے تو ایک روز مسافر خانے میں رات کو ایک داستان گو آیا یہ داستان گو وہ لوگ ہوتے تھے جو رات کو کھانا کھانے کے بعد مسافروں کو کہانیاں سنایا کرتے تھے۔ آج کل تو ہم لوگ ٹی وی پر ڈرامہ دیکھ کر خوش ہوتے ہیں لیکن اس زمانے میں ریڈیو ٹی وی نہیں ہوتے تھے۔ تب لوگوں کی یہی تفریح ہوتی تھی کہ وہ رات کو داستان گو کے گرد بیٹھ جاتے اور اس سے کہانیاں سن کر خوش ہوتے سرائے میں اعلان کر دیا گیا کہ ملک بادل سے ایک داستان گو آیا ہے رات کو سرائے کے صحن میں کہانی سنانے کی محفل لگائے گا۔ عنبر ناگ ماریا اور باقی ساتھی بھی بڑے خوش ہوئے کہ چلو آج رات داستان گو سے کہانیاں سنیں گے۔ رات کو کھانے کے بعد سرائے کے صحن میں دریاں بچھا دی گئیں لوگ ان دریوں پر آکر بیٹھ گئے۔ پھر لمبا تڑنگا داستان گو آیا اس نے جبہ پہن رکھا تھا سر پر پگڑ تھا۔ کانوں میں سونے کی بالیاں پہن رکھی تھیں۔ مشعلیں روشن کر دی گئیں داستان گو کی آنکھوں میں خاص قسم کی چمک تھی اس نے ایک نظر لوگوں پر ڈالی اور عنبر ناگ ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ کو بھی دیکھا ان پر نگاہ پڑتے ہی داستان گو کے دل پر عجیب سا اثر ہوا داستان گو نے کہانی بیان کرنی شروع کر دی۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کہانی سناتے سناتے وہ تھیوسانگ اور کیٹی کے عین سامنے آکر رک گیا اور بولا۔

"قسمت کے آسمان پر کالے بادل چھارہے ہیں بادشاہ کو فقیر نے کہا اے بادشاہ سلامت اس شہر کو چھوڑ کر کہیں چلا جا تیرے دل میں سوراخ ہے یہاں سے کہیں چلا جا۔"

کہانی سنانے والا تو اپنی کہانی سنا رہا تھا لیکن تھیوسانگ اور کیٹی کو یوں لگا جیسے وہ ان دونوں کو کسی آنے والی مصیبت سے خبردار کر رہا تھا۔ اس بات کو عنبر، ناگ، ماریا اور جولی سانگ نے بھی محسوس کیا مگر انہوں نے اسے کوئی اہمیت نہ دی۔ تھیوسانگ اور کیٹی نے بھی اس بات کو دل سے نکال دیا۔ صرف جولی سانگ نے کہا۔

"لگتا ہے اس داستان گو نے ہمیں اشارہ دیا ہے کہ ہم یہاں سے چلے جائیں"۔

ناگ بولا۔

"کیا بیوقوفی کی بات کر رہی ہو۔ وہ تو کہانی سنا رہا تھا"۔

تھیوسانگ نے بھی ناگ کی تائید کرتے ہوئے کہا۔

"یہ محض اتفاق ہے کہ داستان گو نے ہمیں ایک خاص فقرہ ہمارے سامنے آکر کہہ دیا ہے"۔



ناگ بولا۔

"تو اس سے پوچھ کیوں نہیں لیتے؟"۔

"ہاں! یہ ٹھیک ہے"۔ ماریا بولی۔

داستان گو نے کہانی ختم کر دی۔ لوگ جمائیاں لیتے سونے کے لئے اپنی اپنی کوٹھڑیوں کی طرف چلے گئے۔ داستان گو اکیلا رہ گیا تو تھیوسانگ، عنبر، کیٹی اور ناگ وغیرہ اس کے پاس چلے آئے۔

تھیوسانگ نے پوچھا۔

"بھائی تم نے میری طرف دیکھ کر جو کہا تھا کہ قسمت کے سیاہ بادل چھا رہے ہیں اور ہم یہاں سے چلے جائیں تو اس سے تمہاری کیا مراد تھی؟"

داستان گو کہنے لگا۔

"میرے بھائی میرے اندر بچپن ہی سے ایک خاص بات پائی جاتی ہے کہ میں آدمی کی شکل دیکھ کر کچھ اندازہ لگا لیتا ہوں کہ اگلے چند دنوں میں اس شخص کے ساتھ کیا ہونے والا ہے۔ تمہاری اور تمہارے ساتھ بیٹھی ہوئی عورت کی شکل دیکھ کر ایکدم سے مجھے احساس ہوا تھا کہ تم دونوں پر کوئی بھاری مصیبت آنے والی ہے"۔

ناگ نے پوچھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"یہ مصیبت کسی قسم کی ہو گی؟"

داستان گو بولا۔

"اس بارے میں کچھ نہیں کہہ سکتا۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ میرا اندازہ غلط ہو"۔

کیٹی نے کہا۔

"تو پھر تمہارا اندازہ غلط ہے داستان گو!"۔

داستان گو سر کو ہلاتے ہوئے بولا۔

"اس سے پہلے میرے اندازے غلط تو نہیں ہوئے باقی سب کچھ خدا کے ہاتھ میں ہے"۔

ماریا نے عنبر سے کہا۔

"واپس چلو عنبر اس سے باتیں کرنے کا کوئی فائدہ نہیں"۔

یہ سب دوست واپس سرائے میں آگئے۔ وہ اپنی باتوں اور ہنسی مذاق میں لگ گئے اور بہت جلد داستان گو کی بات کو بھول گئے اور رات گزر گئی۔ دن چڑھا تو انہیں معلوم ہوا کہ سرائے میں ایک قافلہ سفر کرنے کے لئے تیار ہو رہا ہے۔

عنبر نے کہا۔

"ناگ ذرا پتہ کرو یہ قافلہ کہاں جا رہا ہے۔ ہم بھی



اب یہاں سے نکل ہی چلیں تو اچھا ہے"۔

ناگ نے معلوم کیا کہ قافلہ ملک منگول کی طرف جا رہا ہے جو شمال کے کوہ قاف کی پہاڑیوں کے پیچھے ایک جگہ میں واقع ہے۔

عنبر بولا۔

"میرا خیال ہے منگول ایک ایسا ملک ہے جہاں ہم ابھی تک نہیں گئے کیا خیال ہے اس بار سب مل کر منگول کی سیر نہ کریں"۔

ناگ نے کہا۔

"منگول تو ہندوستان کے شمال میں ہمالیہ پہاڑوں کے بہت پیچھے ایک کھلے صحرائی علاقے میں ہے۔ وہاں تو گڈریے اور قبیلے آباد ہیں وہاں جا کر کیا کریں گے"۔

تھیوسانگ کہنے لگا۔

"کیا تم بھول گئے کہ بعد کی دنیا میں منگولوں میں سے بڑے بڑے جرنیل اٹھے جنہوں نے کئی ملکوں کو فتح کیا۔ آریا قوم بھی تو اسی علاقے سے آئی تھی اور چنگیز خان بھی اسی علاقے سے آیا تھا۔

جولی سانگ اور ناگ کیٹی نے بھی خواہش ظاہر کی کہ اس بار منگول کے علاقے کی سیر کرنی چاہیے۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ناگ بولا۔

"ہاں ایک بات وہاں ضرور اچھی ہے اور وہ یہ کہ وہاں کے لوگ بڑے بہادر اور مہمان نواز ہیں"۔

عنبر بولا۔

"تو پھر دیر کس بات کی ہے۔ قافلے میں شامل ہو جاتے ہیں ہمیں کونسی تیاری کرنی ہے"۔

قافلہ رات کے پچھلے پہر وہاں سے منگول کا طرف روانہ ہونے والا تھا۔

ماریا نے کہا۔

"یہ وہی منگول ہے جہاں کے بادشاہوں نے ہندوستان میں بھی حکومت کی یعنی مغل بادشاہ یہ منگول ہی تھے۔ منگول کا لفظ آہستہ آہستہ مغل میں بدل گیا۔ بابر بادشاہ بھی منگول ہی تھا۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"تو پھر ایسی جگہ ضرور دیکھنی چاہیے جہاں سے ایسے ایسے بہادر اور لائق لوگ اٹھے اور جنہوں نے تقریباً آدھی دنیا کو فتح کیا"۔

اسی رات کے پچھلے پہر عنبر ناگ ماریا کیٹی تھیوسانگ اور جولی سانگ منگول کی طرف روانہ ہوگئے۔ یہ سفر کافی لمبا



تھا اس قافلے کو راستے میں کئی شہروں میں ٹھہرتے ہوئے ایک مہینے میں منگول پہنچنا تھا ادھر عنبر، ناگ، ماریا، کیٹی، جولی سانگ اور تھیوسانگ اکٹھے مل کر منگول کا سفر کر رہے تھے اور دوسری طرف مصری کاہن اپنے مندر میں خاص چلہ کاٹ رہا تھا اس کالے علم کے چلے کو کاٹنے کے بعد ہی کاہن تھیوسانگ اور کیٹی میں سے کسی ایک پر اپنا طلسمی نقش آزما سکتا تھا اور وہ سونے کا کیل کام کر سکتا تھا جو کاہن نے کیٹی اور تھیوسانگ کے دل میں گاڑ دیا تھا۔

کاہن کی کنیز خاص راشکا اس کے ساتھ تھی اور چلہ کاٹنے میں کاہن کا ہاتھ بٹا رہی تھی دو راتیں جاگ کر کاہن نے چلہ پورا کر لیا۔ وہ بڑا خوش تھا۔

اس نے راشکا سے کہا۔

"راشکا! میرا یہ آخری چلہ بھی پورا ہو گیا۔ اب میں اس خلائی تختی سے کام لے سکوں گا جس پر ہماری خوش قسمتی کا راز لکھا ہے"۔

راشکا نے ڈرتے ڈرتے پوچھا۔

"عظیم کاہن کیا یہ خلائی تختی آسمانوں سے دیوتاؤں نے بھیجی ہے"۔

مصری کاہن نے بڑے فخر سے کہا یہ خلائی تختی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



سینکڑوں سالوں سے ہمارے خاندان میں چلی آرہی ہے اس کے بارے میں ہمارے دادا کے دادا نے ایک تحریر میں لکھا تھا کہ یہ ایک ایسا خلائی راز ہے کہ جس سے انسان کی کایا پلٹ سکتی ہے۔ مگر جب تک کوئی خلائی مخلوق اپنے قبضے میں نہ آجائے اس خلائی تختی سے کوئی کام نہیں لیا جاسکتا کیونکہ صرف خلائی مخلوق ہی اس تختی کی تحریر پڑھ سکتی ہے"۔

راشکا نے پوچھا۔

"عظیم کاہن اس تختی پر ایسا کون سا خلائی راز لکھا ہوا ہے؟"۔

کاہن نے کہا۔

"یہی تو معلوم کرنا ہے اور یہ تھیوسانگ اور اسکی دوست کیٹی ہی معلوم کر سکے گی"۔

راشکا خوش ہو کر بولی۔

"میرے مالک آپ مجھے تو چھوڑ نہیں دیں گے ناں! مجھے اپنے ساتھ ہی رکھیں گے نا؟؟"۔

مصری کاہن نے گردن اونچی کرتے ہوئے کہا۔

"تم میرے ساتھ رہو گی راشکا مگر صرف اس وقت تک جب تک کہ تم یہ راز کسی کو بتاتی نہیں۔ اگر تم نے یہ راز کسی کو بتا دیا تو وہ دن زمین پر تمہاری زندگی کا آخری



دن ہو گا"

کینز راشکا نے کانوں پر ہاتھ لگا کر کہا۔

"مالک میں کیوں کسی کو بتانے لگی اور پھر یہاں میرا کون ہے؟ جس کو میں یہ راز بتاؤں گی صرف آپ ہی میرے مالک ہیں"۔

مصری کاہن نے کہا۔

"بس اب چپ ہو جاؤ زبان کو بند رکھو اور جا کر سو جاؤ کل رات میں طلسمی نقش کا عمل شروع کرنے والا ہوں"۔

دوسری رات بڑی تاریک تھی۔ شہر کے باہر اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ شہر میں پھر بھی مشعلوں اور شمعوں کی روشنی تھی مگر اہرام مصر کی جانب اندھیرا ہی اندھیرا تھا۔ یہاں ریت کے ایک ٹیلے کے پاس پرانا قبرستان تھا۔ اس قبرستان میں کسی زمانے میں شاہی محل میں کام کرنے والے نوکروں اور نوکرانیوں کو دفن کیا جاتا تھا۔ شاہی خاندان کے لوگ اور مندروں کے پجاری اس قبرستان کے قریب سے بھی نہیں گزرتے تھے۔ دن کے وقت بھی اس قبرستان میں موت کا سناٹا چھایا رہتا تھا۔ کبھی کبھی کسی نوکر یا نوکرانی کا تابوت مزدور اٹھا کر لاتے اور اسے چپکے سے زمین میں دفن کر کے واپس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



چلے جاتے۔ اس کے بعد قبرستان پر پھر وہی گہری خاموشی اور آسیب سا چھا جاتا۔

مصری کاہن رات کی تاریکی میں اس قبرستان میں آیا تھا۔ اس کی ایک خاص وجہ تھی۔ وجہ یہ تھی کہ قبرستان کی ایک سب سے پرانی پختہ قبر کے اندر اس نے اپنی خاندانی خلائی تختی چھپا کر رکھی ہوئی تھی۔ قبر کے اوپر ایک چھتری بنی ہوئی تھی۔یہ کالے پتھر کی چھتری تھی مصری کاہن قبر کے اندر اتر گیا اندر سے قبر کھلی تھی کسی نوکرانی کی قبر تھی جس کا ڈھانچہ بھی وہاں اب پورا نہیں تھا۔ صرف ایک ٹوٹی ہوئی کھوپڑی ہی کونے میں پڑی تھی۔ مصری کاہن نے لحد کے طاق سے چمڑے کا تھیلا باہر کھینچ کر نکالا پھر اسے کھولا اس کے اندر کسی سیاہ دھات کی بنی ہوئی ایک چھوٹی تختی تھی خلائی تختی تھی۔

-----O-----



# زرد پہاڑوں کی وادی

مصری کاہن نے موم بتی روشن کر کے کھوپڑی کے اوپر لگا دی۔

وہ غور سے تختی کو دیکھنے لگا۔ اس تختی پر خلائی تحریر میں کچھ لکھا تھا۔ کاہن اس تحریر کو نہ پڑھ سکتا تھا نہ سمجھ سکتا تھا وہ اتنا جانتا تھا کہ اس کے خاندان میں یہ بات چلی آتی ہے کہ اس خلائی تختی پر خوش قسمتی کا راز لکھا ہوا ہے اور جس نے اس تحریر کو پڑھ لیا وہ دنیا کا خوش قسمت ترین آدمی ہو گیا۔ مگر اس خلائی تحریر کو کوئی خلائی مخلوق ہی پڑھ سکتی تھی اور خلائی مخلوق کاہن کو مل گئی تھی بلکہ اس کے قبضے میں آگئی تھی۔

مصری کاہن خلائی تختی کو لے کر قبرستان سے باہر نکلا تو اندھیرے راستوں سے ہوتا ہوا واپس اپنے مندر والے پر اسرار کمرے میں آکر لکڑی کے تخت پر آلتی پالتی مار کر بیٹھ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



گیا۔ اس نے دروازہ بند کر کے اندر سے کنڈی لگائی۔ اپنے سامنے دیا جلا لیا خلائی تختی کو اپنے قریب تخت پوش پر رکھ لیا اور آنکھیں بند کر لیں کچھ دیر تک وہ منتر پڑھتا رہا۔ پھر اس نے آنکھیں کھول دیں چمڑے کے تھیلے میں سے موم کا ایک پتلا باہر نکالا اور اس میں دو پتلے تھے۔ ایک تھیوسانگ کا اور دوسرا کیٹی کا پتلا تھا۔ ان پتلوں کی شکلیں تھیوسانگ اور کیٹی سے بالکل نہیں ملتی تھیں صرف ان پر ان کے نام لکھے ہوئے تھے۔

کاہن نے طلسمی نقش کو سامنے رکھ لیا پھر اس میں سے ایک عام لوہے کا کیل نکالا اور منتر پڑھ کر تھیوسانگ کے پتلے کے سینے میں داخل کر دیا۔ اس کے ساتھ ہی تھیوسانگ جو کہ قافلے کے ساتھ منگول کی طرف سفر کر رہا تھا گھبرا کر گھوڑے پر سے زمین پر گر پڑا۔ عنبر' ناگ' کیٹی اور تھیوسانگ وغیرہ نے جلدی سے اسے سنبھالا۔ قافلہ رک گیا۔ تھیوسانگ کو اٹھا کر ایک درخت کے نیچے لٹا دیا گیا رات کا وقت تھا تھیوسانگ کا دل اتنی تیزی سے دھڑک رہا تھا کہ لگتا تھا ابھی سینے سے باہر نکل آئے گا عنبر نے اسے پانی پلایا۔

ناگ بولا۔

"اسے کیا ہو گیا ہے عنبر؟"



عنبر نے آہستہ سے کہا۔

"کچھ نہیں کہا جاسکتا معلوم ہوتا ہے داستان گو نے ٹھیک پیش گوئی کی تھی ہماری مصیبت کا آغاز ہو رہا ہے"۔

ناگ نے کہا۔

ہمیں اس طرح نہیں سوچنا چاہیے عنبر سب ٹھیک ہو جائے گا۔

جولی سانگ اور کیٹی بھی وہیں تھیوسانگ کے پاس آگئیں۔

ماریا نے کہا۔

"میں نے چاروں طرف دیکھ لیا ہے یہاں کوئی غیر یا بدروح آسیب وغیرہ نہیں ہے"۔

ناگ نے کہا۔

آسیب یہاں کہاں ہو گا۔ میرا خیال ہے تھیوسانگ پر کمزوری کا اثر ہو گیا ہے شاید اب یہ تھک گیا ہے"۔

تھوڑی دیر بعد تھیوسانگ کو ہوش آگیا اس نے آنکھیں کھول کر سب کو دیکھا اور پوچھا۔

"مجھے کیا ہو گیا تھا؟"

عنبر نے کہا۔

"کچھ نہیں! تم گھوڑے پر سے گر پڑے تھے"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



تھیوسانگ مسکرایا کہنے لگا۔

"مجھے نیند آگئی تھی"۔

ماریا بولی۔

"مگر پہلے تو تم کبھی نہیں سوتے تھے اب کیسے نیند آگئی تھی"۔

تھیوسانگ بولا۔

"کچھ معلوم نہیں چلو سفر شروع کرو اب میں بالکل ٹھیک ہوں"۔

مگر تھیوسانگ ٹھیک نہیں تھا اس پر طلسمی نقش کا اثر ہو گیا تھا اس کے دل میں جو سونے کی میخ ٹھکی ہوئی تھی اس نے اپنا کام کرنا شروع کر دیا تھا تھیوسانگ گھوڑے پر سوار ہو گیا اور قافلہ ایک بار پھر اپنے سفر پر چل پڑا۔

تھوڑی دیر بعد رات کے وقت آندھی چلنے لگی۔ آندھی اتنی تیز اور زبردست تھی کہ قافلہ بکھرنے لگا۔ قافلے کے مالک نے فوراً قافلے کو روک کر اعلان کر دیا کہ یہاں ہم رات بسر کریں گے۔ اسی وقت گھوڑوں اور اونٹوں کو پکڑ کر درختوں کے ساتھ باندھ دیا گیا۔ سارے مسافر درختوں کے نیچے چادریں تان کر بیٹھ گئے۔ آندھی بڑی تیز تھی۔ ہوا میں درخت شائیں شائیں کر رہے تھے۔ شاخیں ٹوٹ رہی تھیں۔



عنبر، ناگ، ماریا کیٹی جولی سانگ اور تھیوسانگ بھی ایک جگہ بیٹھ گئے تھے۔ انہیں آندھی کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتی تھی پھر بھی تھیوسانگ نے کہا۔

"مجھ پر چادر ڈال دو۔ مجھے پھر نیند آ رہی ہے"۔

عنبر ناگ کیٹی اور جولی سانگ نے تعجب سے ایک دوسرے کو دیکھا۔

ماریا نے کہا۔

"کیا بات ہے تھیوسانگ؟ تم بتاتے کیوں نہیں۔ کیا تمہاری طبیعت خراب ہے"۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"میں بالکل ٹھیک ہوں"۔

"پھر تمہیں نیند کیوں آ رہی ہے"۔

کیٹی نے پوچھا۔

تھیوسانگ کمزور سی آواز میں بولا۔

"کچھ معلوم نہیں"۔

عنبر نے کہا۔

"تمہاری آواز بھی کمزور ہوتی جاری ہے"۔

تھیوسانگ بولا۔

"تم مجھ پر چادر ڈال دو۔ تھوڑا سو لوں گا تو بالکل

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ٹھیک ہو جاؤں گا"۔

جولی سانگ کہنے لگی۔

"اگر وہ تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتا ہے تو اس کو سو جانے دو۔ اس میں کیا حرج ہے؟"

عنبر نے تھیوسانگ پر چادر ڈال دی۔ تھیوسانگ آنکھیں بند کر کے وہیں لیٹ گیا۔ ہوا شور مچا رہی تھی۔ کئی درخت جڑ سے اکھڑ گئے تھے۔ آدھی رات کو مسافروں کا شور مچ گیا۔ درخت کسی پر گر پڑا تھا۔ عنبر ناگ ماریا اور کیٹی سانگ بھاگ کر اسی طرف گئے۔ عنبر نے فوراً درخت اوپر اٹھا کر نیچے سے مسافر کو باہر نکالا۔ سب مسافر عنبر کی بہادری پر عش عش کر اٹھے۔ کیٹی پیچھے تھیوسانگ کے پاس ہی بیٹھی رہی۔ اس کے قریب ہی زمین پر تھیوسانگ چادر اوڑھے سو رہا تھا۔

اتنے میں عنبر ناگ ماریا جولی سانگ آ گئے۔

کیٹی نے پوچھا۔

"کیا بات تھی عنبر بھائی؟"

عنبر نے بتایا کہ ایک درخت اکھڑ کر مسافر پر گر پڑا تھا۔ اسے درخت کے نیچے سے نکال کر آ رہے ہیں۔

پھر ناگ نے پوچھا۔



"تھیوسانگ کیسا ہے؟"

کیٹی نے کہا۔

"ابھی تک سو رہا ہے میرا خیال ہے اسے سونے دو"

عنبر ناگ اور ماریا جولی سانگ تھیوسانگ کے قریب گئے اچانک انہیں محسوس ہوا کہ چادر کا ابھار بہت چھوٹا سا رہ گیا ہے۔

عنبر نے کہا۔

"چادر ہٹانا کیٹی!"

کیٹی نے چادر ہٹائی تو حیران پریشان ہو کر رہ گئے۔ کیونکہ چادر کے نیچے تھیوسانگ نہیں تھا وہ غائب ہو چکا تھا۔ عنبر ناگ کی طرف اور ناگ کیٹی کی طرف اور کیٹی جولی سانگ کی طرف حیرانی سے دیکھنے لگی۔

"تھیوسانگ کہاں چلا گیا؟"

جولی سانگ نے تعجب سے کہا۔

ناگ بولا۔

"جسکا ڈر تھا آخر وہی ہوا مجھے شک پڑ گیا تھا کہ تھیوسانگ پر کسی شے کا اثر ہو رہا ہے وہ نہیں رہے گا"

کیٹی نے کہا۔

"مگر اس کے ساتھ کیا ہو گیا تھا اس پر کس کا اثر پڑا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



تھا"۔

عنبر بولا۔

"کچھ نہیں کہا جا سکتا ہمارے ساتھ کسی بھی وقت کچھ بھی ہو سکتا ہے اب تھیوسانگ کو اس کے حال پر چھوڑ دو اور اپنی خیر مناؤ وہ تو کسی نہ کسی موڑ پر ہمیں پھر مل جائے گا یہ دیکھو کہ ہم میں سے کوئی دوسرا غائب نہ ہو جائے۔"

جولی سانگ نے کہا۔

"آپ لوگ قافلے کے ساتھ منگول جائیں میں یہاں رہ کر اپنے بھائی کا انتظار کرتی ہوں"۔

"یہ تم نے کیسی بات کی ہے جولی سانگ کیا ہم تھیوسانگ کے بھائی نہیں ہیں؟ کیا ہمیں تھیوسانگ سے محبت نہیں ہے؟"۔

ماریا نے جولی سانگ کو بازو سے پکڑ کر اٹھاتے ہوئے کہا۔

"جولی سانگ تھیوسانگ کو اگر اسی جگہ رہنا ہوتا تو وہ غائب نہ ہوتا۔ وہ یہاں نہیں ہے اٹھو ہم آگے چلیں گے۔ بہت ممکن ہے کہ منگول میں تھیوسانگ سے ہماری ملاقات ہو جائے"۔

ناگ بولا۔



"ایسا ہمارے ساتھ ہوتا رہتا ہے؟"۔

جولی سانگ اٹھی اور اپنے دوستوں کے ساتھ چل پڑی۔ آندھی رک گئی تھی۔ جولی سانگ نے کہا۔

"ایسا معلوم ہوتا ہے کہ یہ آندھی میرے بھائی تھیوسانگ کو غائب کرنے کے واسطے آئی تھی؟" عنبر کیمنی ماریا ناگ نے کوئی جواب نہ دیا۔ تھیوسانگ کے اچانک غائب ہو جانے کا ہر کسی کو افسوس تھا مگر سب جانتے تھے کہ ان میں سے کوئی بھی تھیوسانگ کو واپس نہیں لا سکتا۔ وہ ضرور کسی طلسم کا شکار ہو گیا ہے۔ قافلہ منگول کی طرف روانہ ہو گیا۔

مصری کاہن اپنے مندر والے کمرے میں تخت پوش پر آلتی پالتی مارے بیٹھا تھا۔ خلائی تختی اس کے سامنے پڑی تھی۔ سامنے ہی تھیوسانگ کا پتلا تھا۔ جس کے دل میں اس نے سوئی چبھو رکھی تھی۔ موم بتی جل رہی تھی۔ اچانک بند دروازے میں سے ایک سایہ دھوئیں کی طرح لہراتا ہوا کمرے میں داخل ہوا۔

یہ سایہ انسانی شکل کا تھا اور دھوئیں کی لہر کی طرح لہرا رہا تھا۔ سائے نے کمرے میں ایک چکر لگایا اور پھر تھیوسانگ کی شکل میں مصری کاہن کے سامنے آکر اس طرح ادب سے کھڑا ہو گیا کہ اس کے دونوں ہاتھ بندھے ہوئے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



تھے جیسے کوئی غلام اپنے آقا کے سامنے کھڑا ہو جاتا ہے۔

مصری کاہن کی آنکھوں میں خوشی اور کامیابی کی چمک آگئی تھی۔ اس نے گہری نظر ڈال کر تھیوسانگ کو دیکھا اور کہا۔

"تھیو سانگ! تم کون ہو؟"

تھیوسانگ نے کہا۔

"میرا نام تھیوسانگ ہے میرے آقا"۔

مصری کاہن نے دوسرا سوال کیا۔

تھیوسانگ کی آواز بدلی ہوئی تھی۔

"اور میں کون ہوں؟"

تھیوسانگ نے کہا۔

"تم میرے آقا ہو تم جو کہو گے میں وہی کروں گا"۔

مصری کاہن نے پوچھا۔

"تم کہاں کے رہنے والے ہو"۔

تھیوسانگ نے جواب دیا۔

"میں نظام شمسی سے دور ایک اور نظام شمسی کے ایک سیارے کی خلائی مخلوق ہوں"۔

مصری کاہن مسکرا دیا بولا۔

"تم خلائی مخلوق ہو"۔



"ہاں میرے آقا! تھیوسانگ نے کہا"۔

مصری کاہن نے پراسرار خلائی تختی تھیوسانگ کے آگے کر دی اور کہا۔

"اس خلائی تختی کی تحریر پڑھ کر بتاؤ کہ یہ کیا لکھا ہے؟"۔

تھیوسانگ نے خلائی تختی پر لکھی ہوئی خلائی تحریر کو پڑھ کر بتایا۔

"میرے آقا! اس پر لکھا ہے کہ دریائے ایمازان کے کنارے زرد پہاڑیوں کے دامن میں ایک دلدلی جنگل ہے۔ اس جنگل میں ایک خلائی اڈہ ہے جو لاکھوں برس قدیم ہے۔ وہاں ایک دو پہاڑیوں کے درمیان ایک زرد پتھر کا ستون ہے وہاں ستون پر ایک تحریر لکھی ہے اسے پڑھو۔ وہ تمہیں بتائے گی کہ آگے تمیں کیا کرنا ہے۔"

مصری کاہن بڑے غور سے تھیوسانگ کی بات سن رہا تھا۔ جب تھیوسانگ چپ ہو گیا تو وہ اپنی جگہ سے اٹھا۔ اس نے بند دروازے میں سے جھانک کر باہر دیکھا کہ کہیں باہر کوئی ان کی آواز تو نہیں سن رہا جب اسے یقین ہو گیا کہ باہر کوئی نہیں ہے تو اس نے تھیوسانگ کے ہاتھ سے خلائی تختی لے کر الماری میں چھپا کر رکھ دی اور تھیوسانگ سے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کہا۔

"کیا تم نے اس تحریر کو ذہن میں بیٹھا لیا ہے۔؟"

تھیوسانگ بدلی آواز میں بولا۔

"ہاں میرے آقا مجھے اس تحریر کا ایک ایک لفظ یاد ہو گیا ہے؟"۔

مصری کاہن نے کہا۔

"کیا تم جانتے ہو دریائے ایمزون کہاں ہے"۔

تھیوسانگ بولا۔

"میرے آقا دریائے ایمزون اس براعظم کے جنوب میں ہے جو بعد میں چل کر براعظم امریکہ کہلائے گا"۔

مصری کاہن نے کہا۔

"ہم کتنی دیر میں وہاں پہنچ سکتے ہیں"۔

تھیوسانگ نے جواب دیا۔

"میرے۔ آقا سمندری جہاز سے ہم پندرہ دن میں دریائے امیزون میں پہنچیں گے۔ یہاں سے ہمیں سکندریہ کی بندرگاہ سے بادبانی جہاز میں سوار ہونا ہوگا۔"

مصری کاہن نے کہا۔

"کیا اس سے پہلے ہم وہاں کسی طرح نہیں پہنچ سکتے؟ تم خلائی مخلوق ہو۔ کیا تمہارے پاس کوئی دوسرا ذریعہ نہیں



ہے؟"

تھیوسانگ نے کہا۔

"میرے آقا! اگر میں اپنے سیارے پر ہوتا تو میں آپ کو ہوا میں اڑا کر لے جاتا۔ لیکن اس زمین پر میں ہوا میں پرواز نہیں کر سکتا"۔

"ٹھیک ہے تم میرے ساتھ چلو گے۔ ہم کل صبح ہی یہاں سے سکندریہ کی طرف نکل چلیں گے۔ تم کو اپنا یہ لباس اتار کر مصری لباس پہن لینا ہوگا"۔

"ایسا ہی ہو گا میرے آقا!"۔

تھیوسانگ نے ادب سے جھک کر کہا۔

مصری کاہن اسی وقت دوسرے کمرے سے عام نوکروں ایسا لباس لایا اور اسے تھیوسانگ کو پہنا دیا اور کہا۔

"تم اپنے آپ کو میرا خادم ظاہر کرو گے۔ سمجھ گئے ہو"۔

تھیوسانگ بولا۔

"جو حکم میرے آقا!"۔

مصری کاہن نے تھیوسانگ کو اسی کمرے میں بیٹھے رہنے کی ہدایت کی اور خود باہر سے دروازے کو تالا لگا کر سیدھا اپنی خاص کنیز راشکا کے کمرے میں آگیا۔ راشکا اس

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کے انتظار میں تھی۔ اس نے بے چینی سے پوچھا کیا خلائی مخلوق تھیوسانگ آ گیا۔

مصری کاہن نے راشکا سے کہا کہ خلائی مخلوق تھیوسانگ اس کے قبضے میں ہے اور دوسرے کمرے میں بیٹھا ہے پھر اس نے راشکا کو ساری کہانی بیان کر دی۔

"تھیوسانگ اب میرے ساتھ نوکر بن کر سفر کرے گا۔ ہم صبح ہی ایمزون دریا کی طرف سفر کر رہے ہیں۔ کیا تم میرے ساتھ چلو گی راشکا؟"

راشکا نے کہا۔

"کیوں نہیں میرے آقا! میں بھی خلائی راز معلوم کرنا چاہتی ہوں؟"۔

مصری کاہن بولا۔

تو پھر جلدی سے تیار ہو جاؤ ہم صبح ہوتے ہی یہاں سے چل دیں گے۔

مصری کاہن نے اسی وقت چار تیز رفتار طاقتور گھوڑوں کو تیار کر لیا ایک گھوڑے پر اس نے بستر اور کھانے پینے کا سامان لاد دیا جب دن نکلا تو اس نے تھیوسانگ کو ایک گھوڑے پر بٹھایا ایک پر خود بیٹھا - ایک گھوڑے پر کنیز راشکا کو سوار کرایا اور سکندریہ شہر کی طرف روانہ ہو



گیا۔ رات کو وہ سکندریہ شہر پہنچ گئے یہاں انہوں نے ایک رات آرام کیا۔ تھیوسانگ نے مصری غلاموں ایسے کپڑے پہن رکھے تھے۔ ہر کوئی اسے غلام ہی سمجھتا تھا۔ تھیوسانگ کی یہ حالت تھی کہ اسے کچھ یاد نہیں رہا تھا کہ وہ عنبر ناگ ماریا کیٹی جولی سانگ کا ساتھی ہے۔ اسے صرف اتنا ہی یاد تھا کہ وہ خلائی مخلوق ہے اور مصری کاہن کا غلام ہے۔ اس کے چہرے پر ایک گہری سنجیدگی چھا گئی تھی - چہرہ سپاٹ ہو گیا تھا۔ آواز بدل گئی تھی۔ وہ بالکل سیدھ میں دیکھتا تھا۔ ادھر ادھر دیکھنے کے لئے وہ آنکھیں گھمانے کی بجائے گردن گھما کر دیکھتا تھا۔ وہ ایک مشین کا آدمی بن گیا تھا۔

رات سکندریہ کی سرائے میں آرام کرنے کے بعد کاہن نے دوسرے دن جہاز کا معلوم کیا۔ پتہ چلا کہ ایک بادبانی جہاز ایمزون ملک کی طرف رات کو روانہ ہو رہا ہے۔ مصری کاہن نے بندرگاہ پر ہی جہاز کے مالک سے مل کر اسے تین آدمیوں کا پیشگی کرایہ ادا کر دیا مصری کاہن خلائی تحریر والی پراسرار تختی بھی چمڑے کے تھیلے میں ڈال کر ساتھ ہی لے آیا تھا۔

رات کو وہ بادبانی جہاز میں سوار ہو گئے۔ آدھی رات کے بعد جہاز نے لنگر اٹھایا۔ بادبان کھول دیئے گئے اور جہاز

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہواؤں کے زور پر سکندریہ کے ساحل سے آہستہ آہستہ نکل کر سمندر کی طرف بڑھنے لگا۔ تھیوسانگ کو مصری کاہن نے جہاز کے ایک کیبن میں لٹا دیا تھا اور کیبن کا دروازہ باہر سے بند کر دیا تھا۔ کاہن اور راشکا دونوں جہاز کے عرشے پر کھڑے آدھی رات کو سمندر کی تاریک لہروں اور آسمان پر چمکتے ستاروں کو دیکھ رہے تھے۔ راشکا نے کہا۔

"میرے آقا آپ کا کیا خیال ہے ایمزون کے کنارے زرد ستون پر خلائی تحریر میں کیا لکھا ہوا ہو گا" تو مصری کاہن کسی گہری سوچ میں تھا۔ کہنے لگا۔

"کچھ نہیں کہا جا سکتا لیکن اتنا مجھے معلوم ہے کہ ہمارے پاس بہت بڑی طاقت آنے والی ہے ہم بہت جلد اس دنیا کے طاقتور اور امیر ترین آدمی بننے والے ہیں"۔

راشکا خوش ہو گئی" کاہن بولا۔

"مجھے ایسا لگتا ہے کہ دریائے ایمزون کے کنارے زرد پہاڑیوں کے درمیان کسی زمانے میں آسمان سے خلائی مخلوق آتی رہی ہے۔ ستون پر جو خلائی تحریر ہے وہ ضرور اس خلائی مخلوق نے لکھی ہو گی"۔

راشکا بولی۔

"آپ کا خیال بالکل ٹھیک ہے آقا ورنہ اس زمین کا



آدمی ایسی تحریر کہاں لکھ سکتا ہے یہ خلائی مخلوق کا ہی کام ہے"۔

بادبانی جہاز پر سکون سمندر میں سفر کرتا رہا۔ رات گزر گئی۔ کاہن نے اپنے گھوڑے بھی بادبانی جہاز پر ہی سوار کرا لیے تھے۔ سمندر میں اتفاق سے بہت تیز ہوائیں چلنے لگیں اور جہاز پندرہ دن کی بجائے گیارہ دنوں میں ہی ایمزون دریا کے دہانے میں داخل ہو گیا یہ دریا کافی چوڑا تھا۔ اور اس کے دونوں کناروں پر دنیا کے سب سے پرانے اور گھنے اور خطرناک جنگل تھے۔ ان جنگلوں میں بڑے بڑے خونخوار مگرمچھ، زہریلے سانپ اور شیر چیتے رہتے تھے۔ یہاں ایسی ایسی دلدلیں تھیں کہ جن سے بھاپ نکلتی تھی اور جس میں اگر کوئی انسان یا ہاتھی گر پڑے تو پھر وہ لاکھ کوشش کرے باہر نہیں نکل سکتا تھا اور دلدل دیکھتے ہی دیکھتے اسے نگل جاتی تھی۔

جہاز ایمزون کی بندرگاہ پر جا کر لگ گیا۔ دوسرے مسافروں کے ساتھ کاہن بھی راشکا اور تھیوسانگ کے ساتھ نیچے اتر آیا یہاں سے وہ گھوڑوں پر سوار ہوئے اور سرائے میں آگئے۔ وہ رات انہوں نے سرائے میں آرام کیا۔ تھیوسانگ اگرچہ مصری کاہن کے طلسمی نقش کے زبردست

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اثر میں تھا اور وہ بھاگ نہیں سکتا تھا پھر بھی کاہن نے احتیاط کے طور پر اسے کوٹھڑی میں بند کر دیا تھا۔ اسی دن کاہن اور راشکا نے وہاں کے لوگوں سے زرد پہاڑوں کی وادی کے بارے میں ساری معلومات اکٹھی کر لیں اور ایک نقشہ بھی تیار کرلیا جب کاہن نے چمڑے کا وہ چھوٹا سا نقشہ تھیوسانگ کو دکھایا تو تھیوسانگ نے کہا۔

"میرے آقا مجھے سارا راستہ معلوم ہے اس نقشے کی کیا ضرورت تھی"۔

کاہن نے کہا۔

"پھر بھی ایک نقشہ ہمارے پاس ضرور ہونا چاہیے۔

اگلے دن وہ دریائے ایمزون میں ایک کشتی میں بیٹھ کر زرد پہاڑوں والی وادی کی طرف چل پڑے۔ یہ کشتی کاہن نے خاص طور پر کرائے پر لی تھی اور اسے ایمزون کا ایک ملاح چلا رہا تھا۔ دن بھر کشتی دریا میں سفر کرتی رہی رات کو دریا ایک گھنے جنگل میں داخل ہو گیا۔ ملاح نے کہا۔

"آقا! صبح ہم زرد پہاڑوں کی وادی میں پہنچ جائیں گے"۔

کاہن بولا۔

"ٹھیک ہے جب زرد پہاڑوں والی وادی شروع ہو تو



مجھے بتا دینا"۔

رات کو راشکا اور کاہن کشتی میں ہی بستر لگا کر سو گئے تھیوسانگ کو سونے کی ضرورت نہیں تھی۔ وہ جاگتا رہا۔

ملاح نے تھیوسانگ سے پوچھا۔

"تم کس ملک کے رہنے والا ہو؟"

تھیوسانگ نے ملاح کی طرف دیکھا اور بولا۔

"میں آسمانوں کی خلاؤں کا باشندہ ہوں۔"

ملاح زور سے ہنس پڑا اور بولا۔

"یار تم بہت ہنسی مذاق والی باتیں کرتے ہو۔ سچ سچ بتاؤ تم کس ملک کے کس شہر کے رہنے والے ہو؟"۔

تھیوسانگ کا چہرہ اسی طرح مشین کے چہرے کی طرح سپاٹ تھا۔

وہ بولا۔

"میں نے جو سچ تھا تمہیں بتادیا۔ اب تم مانو یا نہ مانو مجھے اس کی پروا نہیں"۔

ملاح کو غصہ آگیا کہ یہ شخص نوکر ہو کر اس کے ساتھ ایسی باتیں کرتا ہے اس نے تھیوسانگ کو ایک چھوٹی سی گالی دے کر غصے سے کہا۔

"تم اپنے آپ کو سمجھتے کیا ہو تمہیں یہ نہیں بھولنا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



چاہیے کہ تم ایک غلام ہو"۔

تھیوسانگ کو غصہ آگیا اس نے ملاح کی گردن پر ایک ایسا الٹا ہاتھ مارا کر اس کا سر اسکی گردن سے الگ ہو کر سمندر میں گر گیا تھیوسانگ نے اس کے باقی دھڑ کو بھی سمندر میں گرا دیا ۔ سمندر میں مچھلیوں نے لپک کر ملاح کے جسم کو اسی وقت ہڑپ کرلیا تھیوسانگ ملاح کی جگہ بیٹھ گیا اور آہستہ آہستہ کشتی چلانے لگا دن نکلا تو کاہن اور راشکا نے ملاح کی جگہ تھیوسانگ کو دیکھا تو پوچھا کہ ملاح کہاں چلا گیا۔ تھیوسانگ نے بالکل سپاٹ آواز میں مشین کی طرح جواب دیا۔

"اس نے مجھے گالی دی تھی۔ میں نے اسکی گردن اڑا کر دریا میں پھینک دیا۔"

مصری کاہن خاموش رہا۔

راشکا نے مدہم زبان میں کاہن سے کہا۔

آقا کہیں یہ ہمارے ساتھ بھی ایسا سلوک تو نہیں کرے گا؟۔

کاہن نے کہا۔

"یہ میرے طلسمی نقش کے اثر میں ہے۔ اس کے دل میں میرا طلسمی کیل ٹھکا ہوا ہے یہ میرے خلاف کبھی نہیں ہو



سکتا تم خاموش رہو اور اس سے زیادہ بات نہ کرنا"۔

کشتی اب دریا کے اس علاقے میں پہنچ گئی تھی جہاں بائیں کنارے کہیں کہیں سرسبز درختوں کے پیچھے کوئی نہ کوئی زرد چٹان نظر آجاتی تھی۔ تھیوسانگ ان زرد چٹانوں کو دیکھ رہا تھا۔ کہنے لگا۔

"آقا زرد پہاڑوں کی وادی قریب آرہی ہے"۔

مصری کاہن اور راشکا کشتی میں بیٹھے چمڑے کے نقشے کو غور سے دیکھ رہے تھے۔ نقشہ بھی یہی بتا رہا تھا کہ زرد پہاڑوں کی وادی آنے والی ہے۔ اور پھر تھیوسانگ نے ایک جگہ کشتی دریا سے نکلنے والی ایک ندی میں ڈال دی اور بولا۔

"اس ندی کے پار زرد پہاڑوں کی وادی ہے"۔

کشتی ندی میں آہستہ آہستہ بہہ رہی تھی۔ دونوں طرف اونچے اونچے گھنے درختوں والا جنگل تھا۔ جنگل میں گہرا سناٹا تھا۔ کسی وقت کسی پرندے کے بولنے کی آواز آجاتی تھی۔ کاہن اور راشکا نے دیکھا کہ کئی درختوں پر سبز اور زرد رنگ کے سانپ لٹک رہے تھے۔ ایک شیر کنارے کنارے ان کی کشتی کے ساتھ ساتھ دور تک چلتا چلاگیا ایک جگہ دو مگرمچھ بھی ان کی کشتی کا پیچھا کرنے لگے جن کو تھیوسانگ نے کشتی کا چپو مار کر ہلاک کر ڈالا۔ تھیوسانگ کی خلائی طاقت تھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



جسکی وجہ سے مگرمچھ وہیں مر گئے۔

سورج ڈھل رہا تھا کہ تھیوسانگ نے ندی کے کنارے کشتی کھڑی کر دی ۔ انھوں نے کشتی میں سے گھوڑوں کو کنارے پر اتارا پھر سامان اتار کر ایک جگہ پر رکھا۔ کشتی کو کنارے کے ایک درخت کے ساتھ باندھ دیا وہ گھوڑوں پر سوار ہوئے اور درختوں میں چل پڑے۔ کاہن اور راشکا کے ہاتھوں میں لمبے چھرے تھے۔ جس سے وہ فالتو جھاڑیوں اور درختوں کی لٹکتی ہوئی شاخوں کو کاٹتے جاتے تھے۔ تھیوسانگ آگے آگے گھوڑے پر سوار ہو کر جا رہا تھا۔ گھنے درخت ختم ہو گئے۔ اب سامنے انہیں زرد پہاڑیاں دکھائی دیں۔ یہ چار پانچ پہاڑیاں تھیں جوایک دوسری کے ساتھ ساتھ تھوڑے تھوڑے فاصلے پر کھڑی تھیں وہ تھیوسانگ انھیں لے کر پہاڑیوں کے پیچھے آگیا۔یہ جگہ اتنی ویران تھی کہ کمر کمر تک سوکھی گھاس اگی ہوئی تھی۔ لگتا تھا کہ ادھر کبھی کوئی نہیں آیا۔ اچانک مصری کاہن اور راشکا کو سامنے ایک اونچا زرد ستون نظر آیا۔ کاہن نے خوش ہو کر کہا۔

”یہی وہ ستون ہے جس کی ہمیں تلاش تھی راشکا!“

تھیوسانگ ستون کے پاس پہنچ کر گھوڑے سے اتر پڑا اور ایک طرف پتھر کے بت کی طرح کھڑا ہوگیا۔ مصری کاہن



اور راشکا ستون کے قریب آگئے کاہن نے غور سے دیکھا۔ ستون پر خلائی زبان میں کوئی پراسرار تحریر لکھی ہوئی تھی۔

----O----

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



# خزانے کا پتلا

کاہن نے تھیوسانگ کی طرف متوجہ ہو کر پوچھا۔
"تھیوسانگ کیا یہی خلائی ستون ہے؟۔"
تھیوسانگ نے بالکل میشنی انسان کی طرح جواب دیا۔
"میرے آقا یہی خلائی ستون ہے جس کی تمہیں تلاش تھی"۔

کاہن نے تھیوسانگ سے کہا کہ وہ ستون پر لکھی ہوئی خلائی تحریر پڑھ کر بتائے کہ اس پر کیا لکھا ہے۔ تھیوسانگ آگے بڑھا وہ ستون کے سامنے آگیا اور خلائی تحریر پڑھنے لگا۔
ساری تحریر پڑھنے کے بعد اس نے کاہن سے کہا۔
"آقا! لکھا ہے کہ اگر کبھی یہاں کوئی خلائی مخلوق آئے تو اس تحریر کے ذریعے انہیں اطلاع دی جاتی ہے کہ کالی تکون والی پہاڑی کے اندر ایک غار ہے جس میں ہم لوگ ایک خلائی ٹارچ چھوڑے جاتے ہیں اسی خلائی ٹارچ کی



مدد سے زمین کے اندر چھپے ہوئے خزانوں کا پتہ چل جائے گا۔ پس اے خلائی مخلوق ان خزانوں کو نکال کر تم اپنے لئے خلائی راکٹ تیار کرنا اور پھر اسی میں بیٹھ کر اپنے سیارے میں پہنچ جانا۔

تھیوسانگ پر چونکہ طلسمی نقش کا اثر تھا اس لئے وہ جھوٹ نہیں بول سکتا تھا اس اس کا اپنا ارادہ شامل نہیں تھا۔ اس نے خلائی تحریر میں جو پڑھا وہ کاہن کو بتا دیا۔ کاہن نے جب خلائی ٹارچ اور زمین میں چھپے ہوئے خزانوں کا سنا تو اس کی باچھیں کھل گئی اس نے فوراً پہاڑیوں کی طرف دیکھا اسے وہاں کوئی کالی تکونی چوٹی نظر نہ آئی اس نے تھیوسانگ سے پوچھا۔

"تھیوسانگ! مجھے بتاؤ کہ کالی تکونی چوٹی یہاں کہاں ہے؟ تاکہ ہم اس کے غار میں چھپی ہوئی خلائی ٹارچ کو حاصل کر سکیں"۔

تھیوسانگ نے غروب ہوتے سورج کی سنہری روشنی میں پہاڑیوں پر نگاہ دوڑائی اس کی خلائی نظروں نے کونے والے پہاڑ کے پیچھے تکونی چوٹی کو دیکھ لیا۔ اس نے کاہن سے کہا۔

"آقا! تکونی چوٹی کونے والی پہاڑی کے پیچھے ہے چلو

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہم وہاں چلتے ہیں"۔

اور انہوں نے اپنے گھوڑے کونے والی پہاڑی کی طرف موڑ دیئے جب وہ اس پہاڑی کے پیچھے آئے تو ان کی نگاہ چوٹی پر پڑی۔ یہ چوٹی سیاہ اور تکونی تھی کاہن بڑا خوش تھا۔ ایک ایک نشانی سچ ثابت ہو رہی تھی۔ وہ گھوڑے کو تیز تیز چلاتا تکونی سیاہ چوٹی والی پہاڑی کے دامن میں پہنچ گیا وہاں اسے کہیں بھی کوئی غار دکھائی نہ دیا۔

اس نے تھیوسانگ سے کہا۔

"تھیوسانگ وہ غار تلاش کرو جس کے اندر خلائی مخلوق نے خلائی ٹارچ چھپا رکھی ہے"۔

تھیوسانگ نے پہاڑی کا ایک چکر لگایا۔ پھر ایک جگہ پہاڑی دیوار کا ایک پتھر باہر کھینچ لیا۔ جب تھیوسانگ نے تین چار پتھر کھینچے تو وہاں ایک غار نمودار ہو گیا۔

تھیوسانگ نے کاہن کی طرف مڑ کر کہا۔

"آقا! یہی وہ غار ہے جس کے اندر پر اسرار خلائی ٹارچ موجود ہے"۔

کاہن اور راشکا نے چمڑے کے تھیلے میں سے مشعل نکال کر روشنی کی مشعل کاہن نے ایک ہاتھ میں پکڑ لی اور تھیوسانگ سے کہا۔



"تم آگے آگے چلو"۔

تھیوسانگ حکم پاتے ہی غار میں داخل ہو گیا۔ تھیوسانگ کو مشعل کی روشنی کی ضرورت نہیں تھی۔ اس کی آنکھیں اندھیرے میں بھی دیکھ سکتی تھیں۔

غار مدتوں سے بند پڑا تھا جس کی وجہ سے اندر بڑا حبس تھا۔ انہیں سانس لینے میں تکلیف ہو رہی تھی۔ مگر تھیوسانگ بڑے سکون سے سانس لے رہا تھا۔ وہ آگے آگے جا رہا تھا۔ اب مشعل اس نے اپنے ہاتھ میں پکڑ لی تھی۔ مشعل کی روشنی میں انہیں غار کا راستہ صاف نظر آنے لگا تھا۔ تھیوسانگ آگے آگے چل رہا تھا۔ وہ ایک جگہ رک گیا یہاں زمین پر کچھ پتھر پڑے تھے۔ تھیوسانگ نے ان پتھروں کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"آقا ان پتھروں کے نیچے خلائی ٹارچ دفن ہے"۔

کاہن نے بے تابی سے کہا۔

"تو پھر اسے باہر کیوں نہیں نکالتے جلدی کرو"۔

تھیوسانگ نے حکم پاتے ہی پتھروں کو ہٹا کر زمین کھود ڈالی نیچے سے ایک سفید المونیم کا بکس ملا۔ بکس کو کھولا تو اس کے اندر ایک چھوٹی سی خلائی ٹارچ پڑی تھی۔ کاہن نے جلدی سے ٹارچ تھیوسانگ سے چھین لی اور اس کا بٹن دبا کر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



زمین پر اس کی سرخ روشنی ڈالی۔ اسے زمین کے نیچے چٹانیں اور پتھر نظر آنے لگے وہ حیران رہ گیا۔ اس نے تھیوسانگ سے کہا۔

"تھیوسانگ ۔ یہاں تو کوئی خزانہ نہیں ہے"۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"آقا زمین کے اندر جہاں خزانہ ہوگا وہیں نظر آئے گا"۔

کاہن نے جھنجلا کر کہا۔

"تو یہ کیسے پتہ چلے گا کہ خزانہ کہاں ہے"۔

کاہن نے ٹارچ دو بارہ تھیوسانگ سے لے لی اور اسے زمین کی طرف کر دیا مگر سرخ بلب روشن نہ ہوا وہ بولا۔

"یہاں خزانہ نہیں ہے مگر مجھے یقین ہے کہ ان پہاڑیوں میں کہیں نہ کہیں قیمتی خزانے ضرور دفن ہوں گے ہم انہیں تلاش کریں گے۔ چلو غار سے باہر نکل کر خزانہ تلاش کرتے ہیں"۔

وہ غار سے باہر نکل آئے راشکا بھی بڑی خوش تھی کہ ان خزانوں میں سے اسے بھی اس کا حصہ ملے گا اور وہ دولت مند ہو جائے گی پھر ملکہ بن کر زندگی بسر کرے گی۔ غار



سے باہر آئے تو شام کا ہلکا ہلکا اندھیرا ہو گیا تھا کاہن آگے آگے چل رہا تھا اس نے ٹارچ کا منہ نیچے کیا ہوا تھا۔

وہ سامنے والی زرد پہاڑی کے قریب پہنچا تو ایکدم سے ٹارچ کی سرخ بتی روشن ہو گئی کاہن نے خوشی سے چیخ کر کہا۔

"راشکا یہاں خزانہ دفن ہے"۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"ہاں ٹارچ کا سرخ بلب روشن ہو گیا ہے۔ اسکا مطلب ہے کہ یہاں ضرور کوئی خزانہ ہے خلائی ٹارچ کبھی غلط نہیں بتا سکتی"۔

پھر تھیوسانگ نے ٹارچ کا دوسرا بٹن دبا دیا اور کاہن سے کہا۔

"آقا اب زمین پر روشنی ڈالیں آپ کو زمین میں چھپا ہوا خزانہ نظر آجائے گا"۔

کاہن نے ٹارچ کی روشنی زمین پر ڈالی تو یہ دیکھ کر اس کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں کہ زمین کے نیچے لوہے کا ایک صندوق کھلا پڑا تھا جو ہیرے جواہرات موتیوں اور سونے کے زیورات سے بھرا ہوا تھا کاہن اور راشکا نے اتنا بڑا خزانہ زندگی میں کبھی نہیں دیکھا تھا کاہن تو خوشی سے ناچ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اٹھا اس نے تھیوسانگ سے کہا۔

"اس خزانے کو باہر نکالو تھیوسانگ"۔

تھیوسانگ کے پاس زبردست خلائی طاقت تھی اس نے دونوں ہاتھوں سے زمین کی مٹی اور پتھر ادھر ادھر ہٹائے اور لوہے کے صندوق کو نکال کر باہر رکھ دیا۔ کاہن ہیرے جواہرات اور زیورات کو دیکھ کر جھوم اٹھا۔ اس نے جلدی سے صندوق کو بند کر دیا اور تھیوسانگ کو حکم دیا کہ وہ خزانے کے صندوق کو غار کے اندر لے جا کر رکھ دے۔

"ہم رات غار میں گزاریں گے اور پھر خزانے کو کسی طریقے سے چھپا کر واپس مصر لے جائیں گے۔ اتنا بڑا خزانہ تو فرعون مصر کے خزانے میں بھی نہیں ہو گا"۔

راشکا نے کہا۔

"ہاں میرے آقا! یہ خزانہ تو کسی بھی شاہی محل میں نہیں ہے"۔

تھیوسانگ نے صندوق کو اٹھا کر کاندھے پر رکھا اور اسے غار میں لے جا کر ایک طرف رکھ دیا۔ کاہن صندوق کے پاس ہی بیٹھ گیا۔

راشکا بولی۔

"میرے آقا! یہ خزانہ ہم اتنی دور اتنے خطرناک



جنگلوں میں سے کیسے لے جائیں گے راستے میں چور ڈاکوؤں کا خطرہ ہے"۔

کاہن بولا۔

"جو ڈاکو اسے چرانے کی نیت سے آئے گا میں اسے اپنے طلسم سے وہیں پتھر بنا دوں گا۔ ہم رات یہاں آرام کریں گے اور صبح ہوتے ہی خزانے کو گھوڑے پر لاد کر واپس مصر کی طرف روانہ ہو جائیں گے"۔

"جو حکم میرے آقا" راشکا نے کہا اور وہیں بیٹھ گئی"۔

مگر کاہن کی نیت بدل چکی تھی۔ وہ راشکا کو خزانے میں سے حصہ نہیں دینا چاہتا تھا۔ اس نے راشکا کو راستے سے ہٹانے کا فیصلہ کر لیا۔ مگر یہ بات اس نے اپنے دل میں ہی رکھی انہوں نے غار میں بیٹھ کر تھوڑا بہت کھانا کھایا پانی پیا پھر کاہن نے راشکا سے کہا۔

راشکا! تم یہاں خزانے کے پاس آرام کرو میں اور تھیوسانگ باہر جا کر پہرہ دیں گے۔

راشکا کو کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ وہ تو کاہن کی نیت پر کبھی بھی شک نہیں کر سکتی تھی اس نے کہا جو حکم میرے آقا اور وہ وہیں خزانے کے صندوق کے پاس لیٹ گئی۔ مگر اتنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



دولت مل جانے پر اسے نیند نہیں آرہی تھی اسے یقین تھا کہ کاہن اگر اسے کم سے کم حصہ بھی دے گا تب بھی اس کے پاس اتنی دولت آجائے گی کہ وہ ساری زندگی ہنسی خوشی بسر کر سکے گی۔

تھیوسانگ کو ساتھ لے کر مکار کاہن غار سے باہر آگیا اس نے خلائی ٹارچ اپنے ہاتھ میں مضبوطی سے پکڑ رکھی تھی۔ باہر اب رات کا اندھیرا چاروں طرف پھیل چکا تھا۔ آسمان پر بادل بھی آنے لگے تھے۔ غار کے باہر اوپر ایک چٹان کا ٹکڑا باہر کو نکلا ہوا تھا کاہن اس کے نیچے بیٹھ گیا۔ تھیوسانگ کو اس نے حکم دیا۔

تھیوسانگ اسی جگہ کھڑے ہو کر پہرہ دیتے رہو۔

تھیوسانگ نے کہا۔

جو حکم میرے آقا۔

تھیوسانگ کاہن کے پاس ہی کھڑے ہو کر پہرہ دینے لگا۔ کاہن نے راشکا کنیز کو ہمیشہ کے لئے ختم کرنے کا فیصلہ کرلیا تھا۔ یہ اس کے لئے کوئی مشکل کام نہیں تھا اس نے سوچ لیا تھا کہ وہ تھیوسانگ کی مدد سے راشکا کو قتل کروا کر اسکی لاش وہیں جنگل میں کسی جگہ دفن کر دے گا۔ کاہن کو یہ بھی خطرہ تھا کہ کہیں راشکا مصر جا کر کسی کو خلائی ٹارچ کا



راز نہ بتا دے۔

کنیز راشکا اپنے انجام سے بے خبر غار کے اندر اندھیرے میں خزانے کے صندوق کے پاس لیٹی ہوئی تھی نیند اس سے کوسوں دور تھی۔ جب انسان کے پاس اچانک ایسی دولت آجائے جو اس نے خود نہ کمائی ہو تو سب سے پہلے اس کی نیند اڑ جاتی ہے یعنی وہ نیند سے محروم ہو جاتا ہے۔ یہی حال راشکا کا ہوا تھا۔ اس کو یقین تھا کہ کاہن اس خزانے میں سے چوتھا حصہ ضرور دے گا۔ اس کو کیا معلوم تھا کہ غار کے باہر کاہن اس کو قتل کرانے کا منصوبہ تیار کر چکا ہے۔ عین اس وقت صندوق میں آہٹ ہوئی۔ راشکا پہلے تو سمجھی کہ شاید غار میں کوئی چوہا کھڑ بڑ کر رہا ہے اور یہ اسی چوہے کی آواز ہوگی۔ مگر پھر اسے اندھیرے میں صندوق میں سے سبز روشنی سی نکلتی دکھائی دی۔ راشکا جلدی سے اٹھ کر بیٹھ گئی خزانے کے ضدوق کا ڈھکن اپنے آپ اوپر اٹھ گیا اور صندوق کے اندر سے پتھر کا ایک چھوٹا سا پتلا باہر نکل آیا جس کی آنکھوں میں زمرد لگے تھے۔ ان زمردوں میں سے سبز روشنی پھوٹ رہی تھی۔ اس پتلے کی شکل عجیب و غریب تھی۔ یہ خلائی پتلا تھا راشکا نے اسے دیکھا تو اس پر خوف اور دہشت طاری ہو گئی۔ اس نے کاہن اور تھیوسانگ کو چیخ مار

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



کر بلانا چاہا مگر اسکا حلق سوکھ گیا اس کی آواز نہ نکل سکی۔ خلائی پتلا مٹھی بھر سائز کا تھا۔ وہ اپنا منہ راشکا کی طرف کیے ہوئے تھا۔ اس کا منہ کھلا اور راشکا کو باریک انسانی آواز سنائی دی خلائی پتلے نے راشکا کی زبان میں کہا۔

"راشکا تیرے آقا کاہن کی نیت بدل گئی ہے وہ تھیوسانگ سے تجھے قتل کروانے والا ہے جلدی سے صندوق میں آکر چھپ جا"۔

پہلے تو راشکا کو بالکل یقین نہ آیا خلائی پتلے نے کہا۔

"اگر تمہیں مرنا ہی ہے تو یہیں بیٹھی رہو۔ تھوڑی دیر میں یہاں تیری لاش پڑی ہوگی"۔

راشکا ڈر گئی جلدی سے بولی۔

"مگر میں صندوق میں کیسے چھپوں گی صندوق تو ہیرے جواہرات سے بھرا ہوا ہے"۔

خلائی پتلے نے کہا۔

تم میری مدد سے صندوق میں چھپو گی۔ مجھے اٹھا کر اپنے سینے سے لگالو۔

راشکا خلائی پتلے کو اٹھاتے ہوئے گھبرا رہی تھی کہ اسے غار کے منہ کی طرف سے کسی کے بھاری قدموں کی آواز سنائی دی۔ اس نے اسے پہچان لیا یہ تھیوسانگ کے



قدموں کی آواز تھی۔ راشکا نے جلدی سے خلائی پتلے کو اٹھا کر اپنے سینے سے لگا لیا سینے سے لگاتے ہی راشکا خود ایک چھوٹا سا پتلا بن گئی اور اپنے آپ فضا میں بلند ہو کر صندوق کے اندر چلی گئی۔ پھر صندوق بند ہو گیا کاہن نے تھیوسانگ کو حکم دے کر بھیجا تھا کہ جاکر راشکا کو قتل کر دو اور اسکی لاش باہر لے آؤ تھیوسانگ کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ وہ صندوق کے پاس آکر ادھر ادھر دیکھنے لگا اسے راشکا کہیں نظر نہ آرہی تھی۔ وہ بڑا حیران ہوا اس نے خزانے کاصندوق کھول دیا صندوق میں سوائے ہیرے جواہرات کے اور کچھ نہیں تھا۔

تھیوسانگ تیزی سے غار کے باہر نکل کر کاہن کے پاس آکر بولا۔

"آقا راشکا غار میں کہیں نہیں ہے"۔

کاہن ایکدم اٹھ کھڑا ہوا۔ یہ کیسے ہو سکتا ہے۔ وہ غار میں تھی وہ غار سے باہر کیسے نکل سکتی ہے باہر تو ہم بیٹھے ہیں ہم نے اسے باہر جاتے نہیں دیکھا کیا تم نے اسے اچھی طرح تلاش کیا؟

تھیوسانگ بولا۔

"میرے آقا راشکا اگر غار میں ہوتی تو میری نظروں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



سے وہ کبھی نہیں چھپ سکتی تھی۔ وہ غار میں نہیں ہے آپ خود چل کر دیکھ لیں"۔

کاہن جلدی سے اٹھا اور تھیوسانگ کے ساتھ غار میں آگیا انہوں نے غار میں ہر طرف دیکھا انہیں راشکا کہیں دکھائی نہ دی۔ کاہن پریشان ہو کر بولا۔

"تھیوسانگ! تم خلائی مخلوق ہو۔ کیا تم معلوم کرسکتے ہو کہ راشکا کہاں ہے؟"

"تھیوسانگ نے کہا"۔

"میرے آقا مجھے راشکا یہاں کہیں نظر نہیں آرہی وہ ضرور کسی طریقے سے فرار ہو گئی ہے"۔

کاہن بولا۔

"اسکا مطلب ہے اس کو پتہ چل گیا ہو گا کہ میں اسے قتل کروانا چاہتا ہوں"۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"ایسا ہی معلوم ہوتا ہے میرے آقا"۔

کاہن سر پکڑ کر بولا۔

"تو پھر اب تو وہ میرے لئے بہت خطرناک ہو گئی ہے وہ تو لوگوں کو بتا دے گی کہ میرے پاس خلائی تارچ ہے اور میں بہت بڑا خزانہ لے کر مصر آرہا ہوں اب تو اسکا قتل کرنا



بڑا ضروری ہو گیا ہے"۔

"تھیوسانگ کچھ کرو"۔

تھیوسانگ نے مشینی انداز میں کہا۔

"میرے آقا جب تک مجھے راشکا نظر نہیں آئے گی تب تک میں اسے کیسے قتل کر سکتا ہوں؟"

"خزانے کے غار کو پتھروں سے بند کر دو تھیوسانگ ہم باہر پہاڑیوں میں جا کر راشکا کو تلاش کرتے ہیں اگر وہ یہاں سے بھاگی ہے تو ابھی زیادہ دور نہیں گئی ہو گی۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"جو حکم میرے آقا"۔

کاہن اور تھیوسانگ غار سے باہر نکل آئے تھیوسانگ نے اپنی خلائی طاقت سے کام لیتے ہوئے غار کے منہ کو بڑے بڑے پتھروں سے بند کر کے آگے درختوں کی شاخیں توڑ کر رکھ دیں اب کسی کو پتہ ہی نہیں چل سکتا تھا کہ یہاں کوئی غار بھی ہے۔

کاہن نے کہا۔

"تھیوسانگ گھوڑے پر بیٹھو ہم راشکا کو تلاش کر کے رہیں گے۔ وہ یہاں سے زندہ نکل کر نہیں جا سکتی"۔

تھیوسانگ اور کاہن گھوڑوں پر بیٹھ گئے اور رات کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اندھیرے میں زرد پہاڑیوں کی طرف نکل گئے۔ وہ جگہ جگہ رک کر دیکھتے کہ راشکا کہیں چھپی ہوئی تو نہیں ہے دوسری طرف راشکا خزانے کے صندوق میں خلائی پتلے کے ساتھ خود بھی پتلا بنی چھپی ہوئی تھی۔ جب اس نے غار کے منہ پر پتھر رکھنے کی آواز سنی تو گھبرائی۔

اس سے باریک آواز میں خلائی پتلے نے کہا۔

"راشکا وہ لوگ تمہاری تلاش میں پہاڑیوں کی طرف نکل گئے ہیں"۔

راشکا نے باریک آواز میں کہا۔

"میں اس جلاد کاہن سے کیسے بچ سکتی ہوں وہ تو مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا میں یہاں سے نکل کر باہر جنگل میں گئی تو وہ مجھے راستے میں ہی پکڑ کر ہلاک کر دے گا"۔

خلائی پتلا کہنے لگا۔

"تم کیوں فکر کرتی ہو۔ میں تمہارے ساتھ ہوں میں جانتا ہوں تم بے گناہ ہو میں تمہاری جان بچانا چاہتا ہوں۔ تم میرے ساتھ اسی صندوق میں رہو گی۔ یہ کاہن خود تمہیں اٹھا کر تمہارے گھر پر پہنچائے گا"۔

راشکا نے کہا۔

"لیکن وہاں بھی وہ مجھے پکڑ کر مار ڈالے گا"۔



خلائی پتلا کہنے لگا۔

"تم پھر گھبرا رہی ہو میں نے کہا نہیں کہ میں تمہارے ساتھ ہوں تم میری طاقت سے ابھی واقف نہیں ہو خاموشی سے صندوق میں بیٹھی رہو"۔

راشکا نے کہا۔

"لیکن جب اس نے مصر پہنچ کر خزانہ الٹا تو میں اسے نظر آجاؤں گی"۔

خلائی پتلا بولا۔

"تم اسے نظر نہیں آؤ گی میں بھی اسے نظر نہیں آؤں گا یہاں تک کہ خلائی مخلوق تھیوسانگ بھی ہمیں نہیں دیکھ سکے گا"۔

راشکا خاموش ہو گئی۔

دوسری طرف ساری رات کاہن اور تھیوسانگ پہاڑیوں اور جنگل میں راشکا کو تلاش کرتے رہے۔ کاہن نے طلسم کی مدد سے بھی راشکا کا پتہ کرنا چاہا مگر وہ پتہ نہ کر سکا۔۔اس کے طلسم نے بھی جواب دے دیا۔اسکی وجہ خلائی اثرات تھے صبح کے وقت کاہن تھکا ہارا واپس آگیا تھیوسانگ بھی اس کے ساتھ تھا۔

کاہن نے کہا! "راشکا ہمارے ہاتھ سے نکل گئی ہے مگر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



میں اسے زندہ نہیں رہنے دوں گا تھیوسانگ ہم خزانے لے کر مصر کی طرف روانہ ہوجاتے ہیں اگر راشکا مصر پہنچی تو میں اسے وہیں ختم کروا دوں گا"۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"جو حکم میرے آقا"

تھیوسانگ نے خزانے کے صندوق کو ایک بوری میں بند کر گھوڑے کے اوپر رکھ دیا پھر اسے رسیوں سے اچھی طرح باندھ دیا ایک گھوڑے پر کاہن اور دوسرے گھوڑے پر تھیوسانگ بیٹھ گئے اور وہ ندی کنارے اسی جگہ آگئے جہاں ندی میں ان کی کشتی کھڑی تھی۔ یہ کافی بڑی کشتی تھی وہ گھوڑوں سمیت کشتی میں سوار ہوگئے اور تھیوسانگ کشتی چلانے لگا۔

کاہن بے حد پریشان تھا۔ اسے خطرہ تھا کہ اگر راشکا پہلے مصر پہنچ گئی تو وہ نہ صرف یہ کہ اسکا راز فاش کر دے گی بلکہ ہو سکتا ہے کسی کے ساتھ مل کر اس کے خزانے اور خلائی ٹارچ پر بھی قبضہ کرنے کی کوشش کرے مگر وہ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ راشکا اس کے ہاتھ سے نکل گئی تھی۔

کشتی دریائے ایمزون میں آگئی۔ یہاں سے انہوں نے دریا پار کیا اور جنگل والے راستے پر چل پڑے اب انہیں



یہاں جنگل میں سفر کرتے ہوئے ایمزون کی بند رگاہ پر پہنچنا تھا۔ دریا کی طرف سے کاہن اس لئے نہیں گیا تھا کیونکہ اسے ایمزون حکومت کے سپاہیوں کا خطرہ تھاجو بندر گاہ پر آنے والی کشتی کی تلاشی لیتے تھے۔ جنگل کا راستہ محفوظ تھا سارا دن تھیوسانگ اور کاہن سفر کرتے رہے۔ خزانے کا صندوق دوسرے گھوڑے پر لدا ہوا تھا۔ جب رات ہو گئی تو کاہن نے تھیوسانگ سے کہا۔

"تھیوسانگ ہم رات آرام کریں گے اور صبح سفر پر روانہ ہوں گے تم خزانے پر پہرہ دو گے"۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"جو حکم میرے آقا"۔

اور تھیوسانگ خزانے کے صندوق کے پاس کھڑے ہو کر پہرہ دینے لگا تلوار اس کے ہاتھ میں تھی۔ کاہن بستر لگا کر لیٹ گیا اس نے خلائی ٹارچ اپنے سینے سے لگا کر رکھی ہوئی تھی۔

صندوق کے اندر خلائی پتلا اور راشکا پتلے کی شکل میں چھپے ہوئے تھے خلائی پتلے نے دھیمی آواز میں راشکا سے کہا۔

"کاہن سو گیا ہے۔ تھیوسانگ پہرہ دے رہا ہے"۔

راشکا جو خود ایک چھوٹے سے پتلے کی شکل میں تھی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



باریک آواز میں کہنے لگی

مصر پہنچ کر اگر میں اس خزانے کی مالک بن گئی تو یہ کاہن مجھے زندہ نہیں چھوڑے گا"۔

خلائی پتلا بولا۔

"اس خزانے کا مالک کوئی نہیں بن سکتا یہ زمین کی امانت ہے اور ایک روز زمین کے اندر چلا جائے گا"۔

راشکا مایوس ہو گئی کہنے لگی۔

"کیا میں اس خزانے میں سے تھوڑی سی دولت بھی حاصل نہیں کر سکتی"

خلائی پتلا کہنے لگا۔

"اگر تمہیں دولت کا شوق ہے تو میں تمہیں مصر پہنچ کر دولت سے مالا مال کر سکتا ہوں مگر اس خزانے میں سے تمہیں ایک موتی بھی نہیں دے سکوں گا۔ جس نے یہاں سے کچھ اٹھایا وہ بد قسمتی کا شکار ہو جائے گا اور ساری زندگی بیماریوں میں مبتلا رہے گا اور مر جائے گا"۔

راشکا ڈر گئی کہنے لگی۔

"پھر تو میں اس خزانے کو ہاتھ بھی نہیں لگاؤں گی تم کسی طرح مجھے مصر پہنچا دو مگر میں مصر کے کسی دوسرے شہر میں جا کر آباد ہو جاؤں گی۔ اگر تھیبز والے اپنے پرانے شہر



میں ہی رہی تو یہ جلاد کاہن مجھے مار ڈالے گا"۔

خلائی پتلا کہنے لگا۔

"میں تمہیں جلاد کاہن سے محفوظ کرنے کے بعد ہی واپس جاؤں گا"۔

راشکا نے پوچھا۔

تم کہاں جاؤ گے۔

پتلا کہنے لگا۔

"میں اس خزانے کو لے کر واپس زمین کے اندر چلا جاؤں گا"۔

راشکا نے پوچھا۔

"کہیں تھیوسانگ ہماری باتیں تو نہیں سن رہا وہ بھی تو تمہاری طرح خلائی مخلوق ہے"۔

خلائی پتلے نے کہا۔

"نہیں وہ ہماری باتیں نہیں سن سکتا کیونکہ اس پر کاہن کے طلسمی نقش کا اثر ہے اگر وہ سن بھی لے تو کاہن کو نہیں بتا سکتا۔ کیونکہ اس کا اپنا ارادہ ختم ہو چکا ہے وہ حکم کا غلام ہے جو اس کا مالک کہے گا وہ اسی کے حکم پر چلنا شروع کر دے گا"۔

کاہن گہری نیند سو رہا تھا۔ تھیوسانگ تلوار لئے پہرہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



دے رہا تھا رات آہستہ آہستہ چلی گئی پھر سورج نکل آیا جنگل میں پرندے بولنے لگے۔ کاہن جلدی سے اٹھ بیٹھا اس نے سب سے پہلے خزانے کے صندوق کو دیکھا تو یہ دیکھ کر خوش ہو کہ خزانہ موجود ہے

تھیوسانگ کی طرف دیکھ کر بولا۔

"میں ندی پر منہ ہاتھ دھو کر آتا ہوں تم اسی جگہ پہرہ دیتے رہو"۔

"جو حکم میرے آقا" تھیوسانگ نے کہا۔

کاہن نے ندی پر جاکر منہ ہاتھ دھویا کچھ جنگلی پھل توڑ کر کھائے اور واپس آکر تھیوسانگ کو حکم دیا کہ خزانہ گھوڑے پر رکھو ہم یہاں سے آگے روانہ ہوں گے۔ تھیوسانگ نے خزانے کے صندوق کو گھوڑے پر رکھ دیا اور پھر کاہن اور تھیوسانگ خود بھی گھوڑوں پر سوار ہو گئے اور جنگل میں ان کا سفر ایک بار پھر شروع ہو گیا۔

اسی طرح سفر کرتے وہ ایزون کی بندرگاہ پر آ گئے یہاں وہ ایک سمندری جہاز پر سوار ہو کر مصری بندر گاہ سکندریہ کی طرف روانہ ہو گئے سات دن بعد وہ سکندریہ پہنچ گئے۔ کاہن بڑا خوش تھا کہ وہ خزانے کو صحیح سلامت ساتھ لے آیا ہے اپنے مندر کی طرف جانے کی بجائے کاہن



خزانے کے صندوق کو ویران علاقے میں لے گیا جہاں پرانی قبر میں اس نے خلائی تختی چھپائی ہوئی تھی اس نے خزانہ کا صندوق بھی قبر کے اندر رکھوا دیا اور تھیوسانگ سے کہا۔

"تم یہاں قبر پر چھپ کر خزانے کی حفاظت کرنا اگر کوئی خزانہ چرانے آئے تو اسے وہیں مار ڈالنا۔

تھیوسانگ نے کہا۔

ایسا ہی ہو گا میرے آقا۔

تھیوسانگ قبر کے پاس ہی ایک ٹیلے کے شگاف میں چھپ کر بیٹھ گیا کاہن مندر میں آگیا اس نے دیوتا کی پوجا کی نوکروں سے ملا اور کہا کہ وہ اپنے بھائی کو ملنے سکندریہ گیا تھا خلائی ٹارچ اس نے اپنے کمرے میں چھپا کر رکھی ہوئی تھی۔

راشکا ابھی تک خزانے کے صندوق میں ہی تھی۔ خلائی پتلا بھی اس کے ساتھ تھا۔

خلائی پتلے نے کہا۔

"راشکا! تھیوسانگ اس قبر کے سامنے ایک شگاف میں پہرہ دے رہا ہے۔ اب بتاؤ تمہیں کہاں پہنچادوں"۔

راشکا بولی۔

"میں کارنک شہر میں جاکر آباد ہو جانا چاہتی ہوں لیکن تم مجھے وہاں چھوڑ کر آؤ گے اور مجھے وعدے کے مطابق اتنی

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



دولت بھی دو گے کہ میں باقی ساری زندگی سکون سے بسر کرسکوں"۔

خلائی پتلا کہنے لگا۔

"میں اپنا وعدہ پورا کروں گا"۔



# قبر کی آگ

راشکا نے پوچھا کہ ہم یہاں سے کیسے نکلیں گے؟

اس پر خلائی پتلا بولا۔

"یہ میں جانتا ہوں۔ تم اپنی آنکھیں بند کر لو"۔

راشکا نے اپنی آنکھیں بند کر لیں۔ خلائی پتلے نے اپنا ہاتھ اس کے ماتھے پر رکھ دیا۔ راشکا کو اپنے جسم میں ایک ٹھنڈی لہر جاتی محسوس ہوئی۔ تھوڑی دیر بعد خلائی پتلے نے کہا۔

"آنکھیں کھول دو"۔

راشکا نے آنکھیں کھولیں تو وہ پورے جسم میں واپس آ گئی تھی۔ اب وہ چھوٹا سا پتلا نہیں تھی۔ خلائی پتلا اس کے سامنے زمین پر کھڑا تھا۔ اس کے چاروں طرف ریت کے ٹیلے تھے اور دن کا وقت تھا۔ خلائی پتلے نے کہا۔

"راشکا! تم اس وقت کارنگ شہر کے باہر ریت کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ٹیلوں کے پاس ہو۔ مجھے اٹھا کر اپنی قمیض کے اندر چھپا لو اور شہر کی طرف چلو۔ کیا وہاں تمہیں کوئی جانتا ہے؟"

راشکا نے کہا۔

"کارنک میں میری بڑی بہن کا مکان ہے۔ وہ اس مکان میں اکیلی رہتی ہے۔ میں بھی اسی کے پاس جا کر رہوں گی۔ مگر تم مجھے دولت کب دو گے؟"

خلائی پتلا بولا۔

"پہلے تم اپنی بہن کے مکان میں چلو۔ اس کے بعد میں تمہارے ساتھ کیا ہوا وعدہ بھی پورا کر دوں گا"۔

راشکا نے خلائی پتلے کو اٹھا کر اپنی قمیض کے اندر چھپا لیا اور ٹیلوں میں سے نکل کر کارنک شہر کی طرف چل پڑی۔ تھوڑی دور چلنے کے بعد وہ کارنک کے شہر میں آ گئی۔ کارنک شہر میں بے شمار ستونوں والا مندر تھا۔ اس کی وجہ سے شہر میں کافی آبادی ہو گئی تھی۔ راشکا سیدھی اپنی بڑی بہن کے مکان پر آ گئی۔ بڑی بہن نے راشکا کو دیکھا تو خوش ہو کر اسے گلے لگا لیا۔

"تم اچانک کیسے آ گئیں راشکا؟"

راشکا نے کہا۔

"بس تمہارے بغیر دل گھبرایا تو ایک قافلے میں شامل



ہو کر آ گئی ہوں۔ اب میں تمہارے پاس ہی رہوں گی۔ تیقنز میں میرا دل نہیں لگتا"۔

بڑی بہن نے کہا۔

"اس سے زیادہ خوشی کی بات اور کیا ہو گی کہ تم میرے پاس رہو گی۔ بیٹھو میں تمہارے لئے کھانا لاتی ہوں"۔

بڑی بہن کھانا لانے چل دی تو خلائی پتلے نے قمیض کے اندر سے کہا۔

"راشکا! تمہارے ٹھہرنے کا انتظام ہو گیا ہے۔ اب میں اپنا وعدہ پورا کروں گا۔ کھانا کھانے کے بعد تمہیں میرے ساتھ ریت کے ٹیلے کی طرف چلنا ہو گا"۔

راشکا نے کہا۔

"میں ضرور چلوں گی"۔

راشکا کی بڑی بہن کھانا لے آئی۔ دونوں بہنوں نے مل کر کھانا کھایا۔ اس کے بعد راشکا نے بہن سے کہا۔

"میں ابھی آتی ہوں۔ مجھے یہاں ایک شخص سے ملنا ہے"۔

بڑی بہن بولی۔

"جلدی واپس آ جانا۔ زیادہ دیر نہ لگانا"۔

راشکا نے کہا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"فکر نہ کرو۔ میں بہت جلد واپس آ جاؤں گی"۔

راشکا اپنی بہن کے مکان سے نکل کر ریت کے ٹیلے کی طرف چل پڑی۔ ٹیلہ وہاں سے زیادہ دور نہیں تھا۔ وہاں پہنچ کر خلائی پتلے کو اس نے قمیض کے اندر سے نکال لیا اور پوچھا۔

"اب مجھے کیا کرنا ہو گا؟ میں تمہیں ریت کے ٹیلے پر لے آئی ہوں"۔

خلائی پتلا بولا۔

"زمین پر کتنے ہی پتھر پڑے ہوئے ہیں۔ ان میں سے کوئی پتھر اٹھاؤ"۔

راشکا نے انار کے سائز کا ایک پتھر اٹھا لیا۔ خلائی پتلے نے کہا۔

"اسے میرے سامنے زمین پر رکھ دو"۔

راشکا نے ایسا ہی کیا اور پتھر زمین پر خلائی پتلے کے بالکل سامنے رکھ دیا۔ خلائی پتلے نے اپنی زمرد کی آنکھیں اس پتھر پر گاڑ دیں۔ پھر اس کی آنکھوں سے ایک سبز رنگ کی شعاع نکل کر پتھر پر پڑی اور وہ انار جتنا پتھر ایک دم سے حد قیمتی لعل میں تبدیل ہو گیا۔

خلائی پتلا بولا۔



"اس لعل کو تم بازار میں بیچ کر اتنی دولت کما لو گی جو تم دونوں بہنوں سے ساری زندگی ختم نہیں ہو گی کیا تم مطمئن ہو راشکا؟"

راشکا انار جتنے بڑے لعل کو دیکھ کر حیران رہ گئی۔ خوش ہو کر بولی۔

"مجھے اور کچھ نہیں چاہیے۔ میرے لئے اتنی دولت بہت ہے۔ تمہارا بہت بہت شکریہ۔ لیکن تم مجھے ایک بات بتاؤ"۔

خلائی پتلا بولا۔

"پوچھو"۔

راشکا نے پوچھا۔

"کاہن کے پاس تو خلائی ٹارچ ہے وہ تو اس ٹارچ کی مدد سے زمین کے سارے خزانے نکال لے گا۔ تم کس کس خزانے کی حفاظت کرو گے؟"

خلائی پتلے نے جواب دیا۔

"راشکا! خزانے کے ساتھ میں وہ خلائی ٹارچ بھی اپنے ساتھ لے جاؤں گا"۔

راشکا نے کہا۔

"کاہن غار میں دوبارہ جا کر یہ خزانہ اور خلائی ٹارچ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



نکال لے گا"۔

خلائی پتلا بولا۔

"کاہن اس خزانے تک پہنچنے کے لیے زندہ نہیں رہے گا۔ میں اب تمہیں یہ خوش خبری بھی سنا دوں کہ تمہارا سب سے بڑا دشمن کاہن اب اس دنیا میں نہیں رہے گا"۔

راشکا خوش ہو کر بولی۔

"کیا تم اسے واپس جا کر مار ڈالو گے؟"

خلائی پتلا کہنے لگا۔

"اسے میں نہیں بلکہ اس کا غلام تھیو سانگ مارے گا"۔

"وہ کیسے؟"

راشکا نے سوال کیا۔

خلائی پتلے نے کہا۔

"یہ جاننے کی تمہیں ضرورت نہیں۔ بہرحال تمہارے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ تمہارا دشمن تمہارے راستے سے ہمیشہ کے لئے ہٹ جائے گا۔ پھر تم اگر چاہو تو اپنے شہر جا کر بھی رہ سکو گی"۔

راشکا نے کہا۔

"نہیں۔ اب میں وہاں نہیں جاؤں گی۔ میں اسی شہر



میں اپنی بہن کے ساتھ ہی رہوں گی"۔

خلائی پتلے نے کہا۔

"تو پھر تم اپنی بہن کے گھر کی طرف جاؤ۔ میں واپس کاہن کے مندر جاتا ہوں تاکہ وہاں سے خزانہ لے جا کر زمین کو اس کی امانت واپس کر دوں"۔

اتنا کہہ کر خلائی پتلا غائب ہو گیا۔ راشکا نے انار جتنا بڑا لعل اپنی قمیض میں چھپا لیا اور اپنی بہن کے گھر کی طرف چل پڑی۔ راشکا کو ہم اسی جگہ چھوڑ کر واپس کاہن کے مندر میں چلتے ہیں۔ کاہن نے خزانے کا صندوق قبر کے اندر چھپا دیا تھا۔ خلائی تختی بھی وہیں تھی اور خلائی ٹارچ کاہن نے اپنے پاس رکھی ہوئی تھی۔ قبر کے باہر تھیو سانگ خزانے پر پہرہ دے رہا تھا۔ کاہن اپنے مندر میں تھا۔ اب اس کا ارادہ تھا کہ وہ خلائی ٹارچ کی مدد سے مصر کے پرانے اہرام میں جا کر خلائی ٹارچ کی مدد سے زمین کے اندر دفن کیا ہوا خزانہ نکالے اور یہ سارے خزانے کسی اہرام کے اندر چھپا کر رکھ دے اور پھر مصر کے فرعون کے درباریوں کو اور سپہ سالار کو دولت دے کر اپنے ساتھ ملا لے اور بغاوت کروا کر خود مصر کے تخت پر فرعون بن کر بیٹھ جائے۔ مگر قسمت نے اس کے بارے میں کچھ اور ہی فیصلہ کر دیا ہوا تھا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



دن ڈھلے خلائی ٹارچ لے کر کاہن قبر پر آ گیا۔ تھیو سانگ وہاں چھپ کر پہرہ دے رہا تھا۔ کاہن نے اسے کہا۔

"تھیو سانگ! اسی جگہ پہرہ دیتے رہو"۔

تھیو سانگ نے کہا۔

"جو حکم میرے آقا"۔

کاہن قبر کے اندر اتر گیا۔ اس نے سوچا کہ پہلے اس قبر میں دیکھے کہ شاید یہاں بھی کوئی خزانہ دفن ہو۔ اس نے یہ سوچ کر جیب سے خلائی ٹارچ نکالی تو ٹارچ اس کے ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑی۔ کاہن اسے اٹھانے لگا تو ٹارچ غائب ہو گئی۔ کاہن ہکا بکا ہو کر رہ گیا کہ خلائی ٹارچ کہاں چلی گئی؟ جھک کر ادھر ادھر دیکھنے لگا مگر خلائی ٹارچ اسے اب کہاں مل سکتی تھی۔ وہ تو خلائی پتلے نے غائب کر دی تھی اور صندوق میں سے خزانہ بھی غائب ہو گیا تھا۔ خلائی پتلا خزانے کے سارے ہیرے جواہرات اور خلائی ٹارچ لے کر وہاں سے جا چکا تھا۔ کاہن کو ابھی تک یہ علم نہیں تھا کہ صندوق میں سے خزانہ بھی غائب ہے۔ کاہن خلائی ٹارچ کو ہی تلاش کر رہا تھا۔

اس نے سوچا کہ کہیں ٹارچ صندوق میں نہ گر پڑی ہو۔ اس نے خزانے کے صندوق کا ڈھکن اٹھایا تو اس کی چیخ



نکل گئی۔ صندوق خالی پڑا تھا۔ اس میں کچھ بھی نہیں تھا۔ کاہن سر پیٹتا ہوا باہر نکل آیا۔ اس نے چلا کر کہا۔

"تھیو سانگ! کہاں ہو تم؟"

تھیو سانگ شگاف میں سے نکل کر سامنے آ گیا۔ اس کے ہاتھ میں تلوار تھی۔ کاہن نے کہا۔

"تھیو سانگ! خزانہ غائب ہو گیا۔ خلائی ٹارچ بھی غائب ہو گئی"۔

تھیو سانگ نے کہا۔

"جو حکم میرے آقا"۔

کاہن کو سخت غصہ آ گیا۔ اس کے منہ سے گالی نکل گئی۔ تھیو سانگ گالی نہیں سن سکتا تھا۔ جونہی کاہن نے اسے گالی دی۔ تھیو سانگ کا تلوار والا ہاتھ اٹھا اور اس نے ایک ہی وار میں کاہن کی گردن اڑا دی۔ اس کا سر کٹ کر زمین پر گر پڑا اور دھڑ دوسری طرف جا گرا۔ تھیو سانگ نے تلوار وہیں پھینکی اور قبر میں اتر گیا۔ یہاں خلائی تختی پڑی تھی۔ تھیو سانگ نے خلائی تختی کی تحریر کو غور سے دیکھا۔ مگر تھیو سانگ پر ابھی تک کاہن کے طلسم کا پورا اثر تھا۔ کاہن مر چکا تھا مگر اس کا طلسمی کیل تھیو سانگ کے دل میں کھبا ہوا تھا۔ ایسا ہی ایک کیل کیٹی کے دل میں بھی کھبا ہوا تھا کاہن

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



نے ابھی کیپٹی کو استعمال کرنے کا فیصلہ نہیں کیا تھا کہ وہ خود جہنم میں چلا گیا۔

تھیوسانگ کی عقل کام نہیں کر رہی تھی۔ اسے اتنا ضرور احساس تھا کہ وہ خلائی مخلوق ہے اور کسی کی زبان سے نکلی ہوئی گالی نہیں سن سکتا لیکن وہ کون ہے اور خلائی سیارے سے وہاں کیسے آگیا اور اس کے ساتھی کہاں ہیں اور کون ہیں۔ اس کا تھیوسانگ کو کوئی احساس نہیں تھا۔ وہ تھوڑی دیر تک خلائی تختی کو ہاتھ میں پکڑے قبر میں بیٹھا رہا۔ پھر اس نے اسے زور سے قبر کی زمین پر دے مارا۔ خلائی تختی کو ایکدم سے آگ لگ گئی۔ تھیوسانگ قبر کے باہر آگیا۔ قبر کے اندر آگ بھڑک اٹھی۔ دیکھتے دیکھتے قبر جل کر راکھ ہو گئی اس کے ساتھ ہی خزانے کا خالی صندوق اور خلائی تختی کے ٹکڑے بھی جل کر بھسم ہو گئے۔ باہر ریت پر کاہن کی سر کٹی لاش پڑی تھی۔ اس کا جادو بھی اسے موت کے منہ سے نہ بچا سکا تھا۔ تھیوسانگ نے کاہن کی لاش کے ٹکڑوں کو اٹھایا اور قبر میں جلتی ہوئی آگ میں پھینک دیا۔ پھر تھیوسانگ نے آسمان کی طرف دیکھا اور ایک مشینی انسان کی طرح ایک طرف آہستہ آہستہ چلنے لگا۔ یوں لگ رہا تھا جیسے اسے کسی نے چابی دی ہوئی ہے اور وہ کسی بڑے انسانی



کھلونے کی طرح چل رہا ہے۔

تھیوسانگ رات کے اندھیرے میں بھی سب کچھ دیکھ رہا تھا۔ یہ قدیم مصر کا سب سے بڑا شہر تھینز تھا جہاں فرعون کی حکومت تھی۔ یہ فرعون اتنا ظالم تھا کہ اگر کوئی شخص اسے پسند نہیں آتا تھا تو وہ اس کو ہاتھیوں کے آگے ڈال دیتا۔ یا اسکی کھڑے کھڑے کھال اتروا دیتا۔ یا اسے چمڑے کی بوری میں بند کر کے قلعے کے کنگرے سے نیچے دریا میں پھنکوا دیتا۔ ہر کوئی اس سے ڈرتا تھا۔ کسی کی ہمت نہیں تھی کہ وہ اس کے محل کا رخ کرے۔ اگر کوئی غلطی سے فرعون کے کمرے میں چلا جاتا تو اس کو یہ سزا ملتی کہ اس کے ہاتھ پاؤں باندھ کر درخت کے ساتھ باندھ دیا جاتا اور اس کے سارے جسم پر شہد مل دیا جاتا۔ پھر تھوڑی ہی دیر میں اس کا سارا جسم چیونٹیوں سے بھر جاتا اور چیونٹیاں اسے آہستہ آہستہ کھاتی رہتی۔ شدید درد سے اس کی چیخیں نکل جاتیں اور وہ اسی طرح چیختا چلاتا مرجاتا یا پھر اسے لکڑی کی صلیب پر باندھ کر اس کے ہاتھوں اور پاؤں اور پیٹ میں کیل ٹھونک دیئے جاتے۔

تھیوسانگ کو اپنی کچھ خبر نہیں تھی اسے کیسے معلوم ہوتا کہ فرعون کون ہے اور اس کے قاعدے اور اصول کیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ہیں۔ اتفاق سے تھیوسانگ بھی اسی طرف جا رہا تھا جس طرف فرعون کا محل تھا۔ چلتے چلتے وہ محل کے پاس آگیا۔ یہاں اندھیرا تھا۔ آگے دیوار آگئی تھیوسانگ اپنی خلائی طاقت کی مدد سے دیوار پر چڑھ کر دوسری طرف باغ میں کود گیا۔ فرعون اس وقت اپنے کمرے میں نہیں تھا۔ تھیوسانگ نے سامنے دیکھا۔ اسے فرعون کے عالی شان کمرے کی کھڑکی نظر آئی۔ تو کھڑکی میں سے ہو کر اندر چلا گیا۔

یہ فرعون کا شاندار کمرہ تھا۔ سونے چاندی سے بنا ہوا پلنگ بچھا تھا۔ اور جواہرات اور ہیرے لعل چمک رہے تھے۔ کمرے میں خوشبوئیں سلگ رہی تھی۔ تھیوسانگ پلنگ کے پاس جا کر کھڑا ہو گیا اور دماغ پر زور ڈال کر سوچنے لگا کہ وہ کون ہے اور کہاں آگیا ہے مگر اس کے دل میں کاہن نے جو سونے کی طلسمی کیل ٹھونک رکھی تھی۔ اس کی وجہ سے اسے کچھ یاد نہیں آرہا تھا۔ وہ اسی حالت میں شاہی پلنگ کے پاس کھڑا تھا کہ اچانک دروازے کا ہیرے موتیوں والا کم خواب کا پردہ ہٹا اور فرعون اپنی خوبصورت ملکہ کے ساتھ اندر داخل ہوا۔

تھیوسانگ نے بڑے سکون سے چہرہ گھما کر فرعون کو یوں دیکھا جیسے کوئی خاص بات نہ ہو اور حیران ہو رہا ہو کہ یہ



کون آرہا ہے۔ فرعون اور اس کی ملکہ نے اپنی خواب گاہ میں عام مصری لباس میں ایک اجنبی کو دیکھا تو دنگ ہو کر رہ گئے۔ غصے سے فرعون کی آنکھوں سے چنگاریاں نکلنے لگیں اس نے کڑک کر پوچھا۔

"کون ہو تم گستاخ؟"

تھیوسانگ نے کہا۔

"جو حکم میرے آقا!"۔

فرعون نے اسی وقت تالی بجائی۔ دو حبشی غلام بھاگ کر اندر آگئے فرعون نے تھیوسانگ کی طرف اشارہ کر کے کہا۔

"اس شخص کو لے جا کر ابھی ہاتھیوں کے آگے ڈال دو"۔

حبشی غلام آگے بڑھے اور انہوں نے تھیوسانگ کو پکڑ لیا اور وہاں سے نکال کر سیدھا ہاتھیوں کے اصطبل میں لے گئے۔ فرعون کے حکم کی تعمیل اسی وقت ہونی تھی۔ حبشی غلاموں نے جلاد سے کہا کہ اس گستاخ نے شاہی کمرے میں داخل ہونے کی جرات کی ہے عظیم فرعون کا حکم ہے کہ اسے ابھی ہاتھیوں کے آگے ڈال کر کچل دیا جائے۔ جلاد نے تھیوسانگ کو لوہے کی زنجیر سے جکڑ دیا۔ پھر اصطبل کے سامنے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



جو صحن تھا وہاں زمین پر گاڑے ہوئے کھمبے کے ساتھ باندھ دیا اور ایک مست ہاتھی کو اس پر چھوڑ دیا۔

تھیوسانگ کو یوں محسوس ہو رہا تھا۔ جیسے وہ کوئی خواب دیکھ رہا ہے اس نے ایک مست ہاتھی کو اپنی طرف بڑھتے دیکھا تو سمجھا کہ وہ خواب دیکھ رہا ہے۔ ہاتھی نے آتے ہی تھیوسانگ کے جسم پر زور سے اپنی سونڈ ماری۔ سونڈ ایک گرز کی طرح تھیوسانگ کے جسم پر پڑی مگر تھیوسانگ تو خلائی آدمی تھا۔ اس پر کوئی اثر نہ ہوا۔ بلکہ الٹا ہاتھی کی سونڈ درد کرنے لگی مگر ہاتھی ہاتھی ہی ہوتا ہے۔ اس نے آگے بڑھ کر اپنی ٹانگ تھیوسانگ کو ماری۔ کھمبا اکھڑ گیا۔ تھیوسانگ کھمبے کے ساتھ ہی زمین پر گر پڑا۔ اب تھیوسانگ کو احساس ہوا کہ ہاتھی اسے جان سے مار ڈالنے کی کوشش کر رہا ہے۔ تھیوسانگ کو بھی غصہ آگیا۔ اس نے ایک جھٹکے سے زنجیروں کو توڑ ڈالا اور ہاتھی کے سامنے جا کر کھڑا ہو گیا۔ تھیوسانگ بالکل خاموش تھا۔ مست ہاتھی نے اپنے شکار کو اپنے سامنے دیکھا تو طیش میں آکر اس کو سونڈ میں ڈال کر اٹھا لیا اور زور سے صحن کے کچے فرش پر دے مارا۔ جلاد اور اصطبل کے دوسرے لوگ پہلے ہی حیران تھے۔ اب انہوں نے دیکھا کہ ہاتھی نے پوری طاقت سے تھیوسانگ کو زمین پر دے مارا ہے



اور اسے کچھ نہیں ہوا اور وہ دوبارا اٹھ کھڑا ہوا ہے تو ان کی مارے حیرت سے آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

تھیوسانگ نے ایک چھلانگ لگائی اور ہاتھی کے سر پر آکر بیٹھ گیا۔ ہاتھی زور سے گھوما کہ اس طرح سے تھیوسانگ نیچے گر پڑے گا مگر تھیوسانگ تو جم کر بیٹھا ہوا تھا۔ اب تھیوسانگ پر چونکہ طلسمی کیل کا اثر تھا اس واسطے وہ ہاتھ لگانے سے کسی کو چھوٹا نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن اس کی طاقت اس کے پاس ہی تھی بلکہ اب طاقت کچھ زیادہ ہی آگئی تھی۔ تھیوسانگ ہاتھی کی سونڈ پکڑ کر نیچے آگیا۔ سامنے سنگ مرمر کا ایک بہت اونچا اور مضبوط کھمبا تھا۔ تھیوسانگ ہاتھی کو سونڈ سے کھینچتا ہوا اس سنگ مرمر کے ستون تک لے آیا پھر اس نے سونڈ کو ستون کے ساتھ ایک بل دے کر باندھ دیا۔ ہاتھی نے بہت کوشش کی کہ کسی طرح سونڈ کو کھمبے میں سے نکال لے اور کھمبے کو گرا دے مگر وہ کامیاب نہ ہو سکا۔ ہاتھی غصے سے چنگھاڑنے لگا۔ جلاد اور دوسرے آدمی ڈر کر ادھر ادھر چھپ گئے کہ یہ اتنا طاقتور آدمی کوئی جن بھوت ہی ہو سکتا ہے۔ تھیوسانگ نے حلق سے ایک عجیب سی جانوروں جیسی آواز نکالی اور ہاتھی کے پیٹ میں اچھل کر اتنی زور سے فلائنگ کک لگائی کہ ہاتھی کا پیٹ پھٹ گیا اور اس کی ساری

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



انتڑیاں باہر آگئیں۔ ہاتھی نیچے گر پڑا اور مرگیا۔

جلاد بھاگا بھاگا فرعون کے شاہی سپہ سالار کے محل میں پہنچا اور اسے سارا واقعہ سنایا سپہ سالار نے جلاد سے کہا۔

"معلوم ہوتا ہے کہ تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے اب تمہیں اس نوکری پر نہیں رکھا جائے گا"۔

جلاد نے کہا۔

"حضور! میں اپنے ساتھ اصطبل سے دو گواہ بھی لایا ہوں"۔

اور جلاد نے دو گواہ بھی پیش کر دیئے جنہوں نے کہا کہ حضور سارا واقعہ ہم نے بھی دیکھا ہے۔ بالکل ایسے ہی ہوا ہے۔ خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ یہ شخص کوئی جادو گر ہے یا سچ مچ اس میں اتنی طاقت ہے کہ وہ ہاتھی کو بھی تنہا ہلاک کر ڈالے۔

اب سپہ سالار کو شک ہوا کہ ضرور یہ کوئی فراڈ آدمی ہے جو ہاتھی کو کوئی چیز سنگھاتا ہے۔ جس سے ہاتھی نیم بے ہوش ہو گیا ہو گا۔ اس نے اپنی تلوار کمر سے لگائی - دو باڈی گارڈ ساتھ لئے اور جلاد کے ساتھ شاہی اصطبل میں آگیا۔

جلاد نے اشارہ کر کے کہا۔

"حضور وہ ہے مجرم جو فرعون کی خواب گاہ میں داخل



ہو گیا تھا۔ جسے فرعون نے ہاتھیوں کے پاؤں تلے کچلنے کے لئے یہاں بھجوایا تھا مگر یہ شخص کوئی بھوت نکلا اور اس نے وہ دیکھیں کہ ہمارے سب سے طاقتور ہاتھی کا کیا حال کر رکھا ہے"۔

سپہ سالار نے دیکھا کہ ہاتھی کا پیٹ پھٹا ہوا ہے اور وہ زمین پر مرا پڑا ہے۔ اس کے پاس ہی تھیوسانگ پتھر کے چبوترے پر سر جھکائے بیٹھا تھا۔ سپہ سالار نے جب یہ صورت حال دیکھی تو اسے طیش آگیا کہ اس شخص نے ایک قیمتی شاہی ہاتھی کو بھی ہلاک کر ڈالا ہے۔ اس نے اپنے باڈی گارڈ کو حکم دیا کہ اس شخص کی گردن اڑا دو۔

دنوں محافظ سپاہی تلواریں کھینچ کر تھیوسانگ کی طرف بڑھے۔ تھیوسانگ اسی طرح خاموشی سے اپنی جگہ پر بیٹھا رہا۔ دونوں سپاہیوں نے آتے ہی تھیوسانگ پر تلواروں کے وار کرنے شروع کردیئے تلواریں تھیوسانگ کے جسم سے ٹکرانے لگیں۔ مگر تھیوسانگ کو کچھ بھی نہ ہوا۔ تھیوسانگ نے ایک سپاہی کی تلوار پکڑ کر زور سے کھینچی۔ سپاہی آگے کو گر پڑا۔ تلوار تھیوسانگ کے ہاتھ میں تھی۔ اس نے کھڑے ہو کر گرے ہوئے سپاہی پر بھرپور ہاتھ مارا اور اس کے جسم کے دو ٹکڑے کر دیئے۔ دوسرا سپاہی تلوار لے کر سامنے آگیا

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اس نے تھیوسانگ کی گردن پر تلوار ماری۔ تلوار ٹوٹ گئی جیسے وہ تھیوسانگ کی گردن سے نہیں بلکہ کسی پتھر کی چٹان سے ٹکرائی ہو۔ تھیوسانگ نے اپنی تلوار کا وار کر کے دوسرے سپاہی کو بھی مار ڈالا۔

سپہ سالار حیران پریشان تماشہ دیکھ رہا تھا۔

جلاد نے کہا۔

"حضور میں نہ کہتا تھا کہ یہ شخص کوئی بھوت یا جادوگر ہے"۔

سپہ سالار کے دل میں اچانک ایک گہری سازش بیدار ہو گئی تھی۔ مگر اس نے جلاد سے کچھ نہ کہا۔

بلکہ بولا۔

"اگر یہ کوئی جادوگر ہے تو میں اس کے جادو کا توڑ کروں گا"۔

یہ کہہ کر سپہ سالار تھیوسانگ کی طرف بڑھا۔ قریب جا کر تھیوسانگ کی طرف دیکھا اور کہا۔

"میں تمہارا دوست ہوں یہ سپاہی تمہارے دشمن تھے اچھا کیا کہ تم نے انہیں قتل کر دیا۔ کیا تم میری بات سمجھ رہے ہو"۔

تھیوسانگ نے کہا۔



"سمجھ رہا ہوں میرے آقا تم میرے آقا ہو"۔

سپہ سالار ایک تجربہ کار اور عقل مند آدمی تھا۔ فوراً سمجھ گیا کہ اس شخص پر کسی نے زبردست طلسم کیا ہوا ہے اور اسی طلسم کی وجہ سے اس کے اندر بے پناہ طاقت پیدا ہو گئی ہے۔ سپہ سالار اس کی اس طاقت سے فائدہ اٹھانا چاہتا تھا۔ اس نے تھیوسانگ سے پوچھا۔

"تمہارا نام کیا ہے"

تھیوسانگ نے کہا۔

"غلام!"

"میں اپنے آقا کا غلام ہوں"۔

سپہ سالار نے آہستہ سے کہا۔

"جو میں کہوں گا وہ کرو گے"۔

تھیوسانگ بولا۔

"ہاں میرے آقا میں آپ کے حکم کی تعمیل کروں گا"۔

سپہ سالار نے کہا۔

"تو پھر میرے ساتھ آؤ"۔

اس وقت اصطبل میں سوائے جلاد کے اور کوئی نہیں تھا۔ سپہ سالار کو معلوم تھا کہ یہ جلاد فرعون کو جا کر ضرور کہہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



دے گا کہ جس شخص کو آپ نے قتل کروانے کے لئے بھیجا تھا وہ سپہ سالار کے پاس ہے اور سپہ سالار نہیں چاہتا تھا کہ فرعون کو معلوم ہو کہ تھیوسانگ اس کے پاس ہے۔ اس نے سوچا کر جلاد کو راستے سے صاف کر دینا چاہیے اس نے تھیوسانگ کے ہاتھ میں تلوار دے کر کہا۔

"اس شخص کو قتل کر دو"۔

وہ تھیوسانگ سے بھاگ کر کہاں جا سکتا تھا۔

تھیوسانگ نے زور سے تلوار بھاگتے ہوئے جلاد کی طرف پھینکی۔ تلوار دوڑتے ہوئے جلاد کی کمر میں گھس کر دوسری طرف سے باہر نکال آئی۔ جلاد کی آنکھیں باہر نکل آئیں۔ وہ منہ کے بل گرا اور خون میں ڈوب گیا۔ سپہ سالار نے اصطبل میں چاروں طرف دیکھا۔ وہاں صرف ایک مشعل روشن تھی دوسرا کوئی آدمی نہیں تھا۔ سپہ سالار نہیں چاہتا تھا کہ کوئی اس قتل کا گواہ بنے۔ سپہ سالار تھیوسانگ کے پاس جا کر بولا۔

"شاباش' تم نے اپنے آقا کا حکم پورا کر دیا۔ اب میرے ساتھ آؤ"۔

تھیوسانگ نے بدلی ہوئی آواز میں کہا۔

"جو حکم میرے آقا"۔



سپہ سالار نے جلاد کی پیٹھ سے اپنی تلوار کھینچ کر صاف کی۔ اسے نیام میں ڈالا اور تھیوسانگ کو ساتھ لے کر اپنی حویلی کے پچھلے درواز پر آگیا۔ یہاں ایک خفیہ دروازہ تھا۔ اس دروازے سے وہ تھیوسانگ کو اندر لے گیا اور ایک تہہ خانے میں بٹھا کر کہا۔

"تم اس جگہ بیٹھو یہ میرا حکم ہے یہاں سے باہر مت نکلنا۔ تم سمجھ گئے ہو"۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"سمجھ گیا ہوں میرے آقا میں یہاں ہی رہوں گا"۔

تھیوسانگ کو تہہ خانے میں بند کر کے سپہ سالار اپنی خواب گاہ میں آکر لیٹ گیا۔ اس کے ذہن میں ایک زبردست سازش بالکل تیار ہو چکی تھی۔ سازش پہلے سے ہی تیار تھی۔اسے صرف ایک تھیوسانگ ایسے طاقتور آدمی کی ضرورت تھی جو اسے اتفاق سے مل گیا تھا۔ وہ اب اسے اپنے پاس ہی چھپا کر رکھنا چاہتا تھا۔

دوسرے دن کا سورج نکلا تو فرعون دربار میں آکر تخت پر بیٹھ گیا اس نے حبشی غلاموں کو بلا کر پوچھا کہ رات کو جو گستاخ ہمارے کمرے میں آگیا تھا اسے ہاتھیوں کے آگے ڈال دیا گیا تھا؟

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



حبشی غلاموں نے کہا۔

"عظیم شہنشاہ مصر ہم نے اسے جلاد کے حوالے کر دیا تھا"۔

فرعون نے کہا۔

"جلاد کو بلایا جائے"۔

تب کسی نے آکر بتایا کہ اصطبل میں جلاد اور ہاتھی کی لاشیں پڑی ہیں۔ اور ساتھ ہی سپہ سالار کے دو محافظوں کی لاشیں بھی پڑی ہیں۔

فرعون نے اسی وقت سپہ سالار کو طلب کیا اور پوچھا کہ تمہارے محافظ سپاہیوں کی لاشیں شاہی اصطبل میں کیسے پڑی ہیں۔

سپہ سالار نے عیاری سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"عظیم شہنشاہ مصر! مجھے اتنا معلوم ہے کہ شاہی جلاد میرے پاس آیا تھا اور بولا تھا کہ مجھے دو سپاہی دے دیجئے شاہی حکم کے مطابق ایک شاہی مجرم کی گردن اڑانی ہے اور وہ میری تلوار سے قتل نہیں ہو رہا چنانچہ میں نے شاہی محافظ اس کے ساتھ بھیج دیئے۔ اب مجھے کچھ سمجھ میں نہیں آ رہا کہ شاہی جلاد کے ساتھ میرے سپاہی بھی کیسے قتل ہو گئے"۔

فرعون نے غصے میں کہا۔



"شاہی مجرم ان سب کو مار کر بھاگ گیا ہے اسے فوراً تلاش کر کے دربار میں پیش کیا جائے۔ ہم نے اسے دیکھا ہوا ہے ہم اسے پہچان لیں گے"۔

سپہ سالار نے کہا۔

"عظیم فرعون آپ مطمئن رہیں۔ میں اس شاہی مجرم کو جہاں کہیں بھی ہو گا پکڑ کر یہاں لے آؤں گا"۔

یہ کہہ کر سپہ سالار دربار سے نکل گیا۔

-----O-----

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



# جادوگر قاتل

سپہ سالار محل سے نکل کر سیدھا اپنی حویلی میں آگیا۔ تھیوسانگ تہہ خانے میں ہی بند تھا۔ سپہ سالار نے اپنے خاص راز دار حبشی غلام ذرکا کو بلایا اور اسے کہا۔

"ذرکا ملکہ مصر کو میرا پیغام پہنچاؤ کہ میں آج رات انہیں ملنا چاہتا ہوں۔ انہیں کہنا کہ ایک بہت ضروری کام ہے"۔

حبشی غلام اسی وقت ملکہ کے خاص محل کی طرف چلا گیا۔ تھوڑی دیر بعد واپس آیا اور سپہ سالار سے کہا۔

"حضور ملکہ صاحبہ نے فرمایا ہے کہ رات کے پچھلے پہر خاص جگہ پر آجائیے گا۔ دروازہ کھلا ہو گا"۔

وہ خاص جگہ ملکہ مصر کے شاہی محل کا ایک تہہ خانہ تھا جس میں محل کے پچھلے باغ سے ایک خفیہ راستہ جاتا تھا۔ سپہ سالار نے حبشی غلام کو بھیج دیا اور خود حویلی کے تہہ



خانے میں تھیوسانگ کے پاس آگیا۔ تھیوسانگ تہہ خانے میں چپ چاپ بیٹھا سامنے والی دیوار کو دیکھ رہا تھا۔ سپہ سالار نے کہا۔

"تم نے مجھے اپنا نام نہیں بتایا میرے غلام تمہارا اصل نام کیا ہے"۔

تھیوسانگ نے کہا۔

"میرے آقا میرا نام تھیوسانگ ہے اس کے سوا میں اپنے بارے میں کچھ نہیں جانتا"۔

سپہ سالار نے پوچھا۔

"تمہارے اندر اتنی طاقت کہاں سے آگئی ہے تھیوسانگ؟"

تھیوسانگ بولا۔

"میرے آقا یہ مجھے معلوم نہیں"۔

سپہ سالار نے سوچا کہ زیادہ کریدنے کی ضرورت بھی کیا ہے۔ اسے آم کھانے سے غرض ہے نہ کہ پیڑ گننے سے۔ بہتر یہی ہے کہ تھیوسانگ کی طاقت استعمال کی جائے اور اس کے بارے میں کریدا نہ جائے۔

سپہ سالار نے کہا۔

"تھیوسانگ تم نے میرے لئے ایک کام کرنا ہے"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



تھیوسانگ بولا۔

"میں حاضر ہوں میرے آقا!"۔

سپہ سالار مسکرا کر باہر نکل گیا۔ دروازہ بند کر کے احتیاط سے اس نے باہر سے تالا لگا دیا اب وہ بے چینی سے رات کا انتظار کرنے لگا۔ اس دوران وہ دربار میں فرعون کے پاس بھی گیا اور اسے جا کر بتایا کہ میں نے مجرم کی تلاش کے لیے سارے ملک میں سپاہی دوڑا دیئے ہیں اور مجرم بہت جلد پکڑا جائے گا۔

فرعون نے خوش ہو کر کہا۔

"سپہ سالار ہمیں تم سے یہی توقع تھی"۔

فرعون کو کچھ معلوم نہیں تھا کہ سپہ سالار اس کی بے وفا غدار ملکہ سے مل کر اسے ہی ختم کرنے کا منصوبہ تیار کر چکا ہے۔ جب رات کا پچھلا پہر ہوا تو سپہ سالار نے سیاہ لبادہ پہنا گھوڑے پر بیٹھا اور شاہی محل کے عقبی باغ میں آ گیا گھوڑے کو وہیں درخت کے ساتھ باندھ دیا اور خود عقبی دروازے سے باغ میں داخل ہو گیا۔ پھر وہ جنگلی پھولوں والی بیل کے پیچھے گھس گیا یہاں خفیہ دروازہ تھا۔ سپہ سالار نے اسے ذرا سا دھکیلا تو کھل گیا۔ ملکہ نے اس دروازے کو شام ہی سے کھول دیا تھا۔



سپہ سالار زینہ اتر کر سرنگ میں سے گزرتا ہوا اس زینے تک پہنچ گیا جو اوپر ملکہ کے کمرہ خاص تک جاتا تھا ملکہ مصر اس کا انتظار کر رہی تھی۔ وہ سیاہ چادر اوڑھے ایک کاوچ پر بیٹھی تھی۔ سپہ سالار نے جاتے ہی جھک کر ادب سے سلام کیا اور بولا۔

"ملکہ! آپ کو زیادہ انتظار تو نہیں کرنا پڑا"۔

ملکہ مصر نے کہا۔

"نہیں! لیکن یہ بتاؤ کہ تم نے ہمیں یہاں کس لئے بلایا ہے کیا کوئی خاص بات ہوئی ہے"۔

سپہ سالار ملکہ کے سامنے کاؤچ پر بیٹھ گیا اور بولا۔

"ملکہ ہمارے راستے کی ایک بہت بڑی مشکل دور ہو گئی ہے"۔

"وہ کیسے؟" ملکہ نے سوال کیا۔

سپہ سالار نے کہا۔

"میرے قبضے میں ایک ایسا آدمی آگیا ہے جس کی طاقت کا کوئی جواب نہیں اس پر تلوار کا بھی اثر نہیں ہوتا آگ بھی اسکا کچھ نہیں بگاڑ سکتی"۔

ملکہ نے پوچھا۔

"کیا وہ کوئی جادوگر ہے"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



سپہ سالار بولا۔

"میں کچھ نہیں کہہ سکتا ہو سکتا ہے کہ وہ جادوگر ہو مگر وہ میرا غلام ہے۔ میری خدمت کرنا اپنا فرض سمجھتا ہے"۔

ملکہ نے سوال کیا۔

"آخر وہ کون ہے کیا میں اسے نہیں جانتی ؟"۔

سپہ سالار نے کہا۔

" یہ وہ مجرم ہے جو آپ کی خواب گاہ میں داخل ہوگیا تھا اور فرعون نے جس کے لیئے موت کا حکم صادر کر دیا تھا مگر وہ بچ کر نکل گیا اس نے ہاتھی کو مار دیا۔ جلاد اور میرے دو محافظ سپاہیوں کو بھی قتل کر دیا۔ میں نے خود اپنی آنکھوں سے دیکھا کہ تلوار اسکی گردن پر پڑی مگر گردن کو کچھ نہ ہوا"۔

ملکہ نے کہا۔

"میں نے اسے دیکھا ہوا ہے مگر سوال یہ ہے کہ وہ تمہارے قبضے میں کیسے آگیا اور اب وہ ہمارے لئے کیسے کام کرے گا"۔

سپہ سالار بولا۔

"میری سمجھ میں یہ بات نہیں آئی۔ لیکن یہ حقیقت



ہے کہ وہ مجھے اپنا آقا سمجھنے لگا ہے اور کہتا ہے کہ آپ جو حکم دیں گے وہی کروں گا"۔

"اس وقت وہ کہاں ہے؟"

ملکہ نے دریافت کیا۔

سپہ سالار نے کہا۔

"اس وقت وہ میری حویلی کے تہہ خانے میں ہے وہ بھاگنے کی کوشش بھی نہیں کرتا ملکہ ہم اس سے بڑا کام لے سکتے ہیں"۔

ملکہ کہنے لگی۔

"اگر ایسی بات ہے تو پھر ہمیں زیادہ انتظار نہیں کرنا چاہیے اپنا کام آج ہی شروع کر دینا چاہیے"۔

سپہ سالار بولا۔

"اسی لئے تو میں آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ اس عجیب و غریب آدمی کا نام تھیوسانگ ہے"۔

"یہ کیسا نام ہے؟"

ملکہ نے پوچھا۔

سپہ سالار بولا۔

"خود مجھے یہ نام بڑا عجیب لگا مگر تھیوسانگ کہتا ہے کہ اسے بھی معلوم نہیں کہ وہ کہاں سے آیا ہے اور اس کے

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



پاس جو طاقت ہے وہ اسے کس نے دی ہے"۔

"یہ تو اور بھی اچھی بات ہے ملکہ بولی سپہ سالار کیا تم نے اپنی پوری تسلی کر لی ہے"۔

سپہ سالار بولا۔

"ہاں ملکہ صاحبہ! میں نے اسے ہر طرح سے ٹھونک بجا کر دیکھ لیا ہے وہ وہی کرے گا جو ہم اسے حکم دیں گے اب آپ ایسا کریں کسی طرح فرعون کو شکار پر بھجوا دیں۔ باقی میں خود سنبھال لوں گا"۔

ملکہ کچھ سوچ کر کہنے لگی۔

"ٹھیک ہے میں کل ہی بادشاہ کو شکار پر بھجوائے دیتی ہوں"۔

سپہ سالار نے کہا۔

"جب فرعون کی لاش شاہی محل میں آ جائے تو آپ نے فوراً تخت پر قبضہ کر کے میرے وزیر خاص بننے کا اعلان کر دینا ہو گا"۔

ملکہ بولی۔

"میں ایسا ہی کروں گی۔ مگر فرعون کو اس طریقے سے قتل کرنا کہ کسی کو ہم پر شک نہ پڑ جائے"۔

سپہ سالار بولا۔



"یہ کام آپ مجھ پر چھوڑ دیں فرعون کو اس طریقے سے ٹھکانے لگاؤں گا کہ کسی کو شبہ تک نہ پڑے گا کہ یہ کام ہمارا ہے"۔

سپہ سالار ملکہ مصر کے خفیہ تہہ خانے سے نکل گیا۔

اسی دن جب دربار برخاست ہوا تو فرعون اپنی ملکہ کے کمرے میں آ گیا ملکہ مصر نے بڑی ہوشیاری سے فرعون کو شکار پر جانے کے لئے آمادہ کر لیا۔ دو دن بعد فرعون اپنے سپاہیوں اور خاص خاص درباریوں کے ساتھ شکار کھیلنے صحراؤں میں نکل گیا۔ سپہ سالار بھی فرعون کے ساتھ تھا۔ شہر سے دور صحرا میں ایک جگہ بہت بڑا جنگل سا تھا۔ اس جنگل کے بارے میں مشہور تھا کہ وہاں بڑے خونخوار قسم کے شیر رہتے ہیں۔ فرعون کے ساتھ فوج کا ایک پورا محافظ دستہ تھا۔ اسی وقت جنگل میں ندی کے کنارے کیمپ لگا دیا گیا۔ ملکہ فرعون کے ساتھ نہیں تھی۔ فرعون نے اپنے خاص کیمپ میں رات کو آرام کیا اور صبح شکار کے لیے چل پڑا۔

اس دوران سپہ سالار نے تھیو سانگ کو حکم دے دیا تھا کہ وہ جنگل میں پہاڑیوں کے درمیان پہنچ جائے اس نے تھیو سانگ کو ایک خنجر بھی دیا تھا اور حکم دیا تھا کہ فرعون کو دیکھتے ہی قتل کر دینا اور خود پہاڑیوں میں چھپ جانا۔ میں

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



تمہیں وہاں سے لے لوں گا۔ تم اپنے آپ میری حویلی میں مت آنا۔ تھیوسانگ وہاں خنجر لے کر پہلے ہی سے چھپ کر بیٹھ گیا تھا جہاں شکار کھیلتے ہوئے فرعون کو آنا تھا۔

فرعون کے ساتھ سپہ سالار بھی تھا۔ دوسرے محافظ سپاہی بھی تھے فرعون گھوڑے پر بیٹھا تھا۔اس کے دونوں جانب سپاہی گھوڑوں پر سوار چل رہے تھے۔ سپہ سالار فرعون کی بائیں جانب تھا۔ ایک ہرن پر نظر پڑی تو فرعون نے اس کے پیچھے گھوڑا دوڑایا ہرن غائب ہوگیا۔ فرعون نے کہا۔

"ہرن کس طرف چلا گیا ہے؟"

سپہ سالار نے جان بوجھ کر ان پہاڑیوں کی طرف اشارہ کیا جس طرف اسے معلوم تھا کہ تھیوسانگ خنجر لے کر چھپا ہوا ہے۔ فرعون نے ان پہاڑیوں کی طرف گھوڑا ڈال دیا۔ سپہ سالار فرعون کو اس پہاڑی کی طرف لے آیا جہاں اس نے تھیوسانگ کو بٹھا دیا تھا۔ تھیوسانگ نے بھی فرعون کو دیکھ لیا۔ وہ اسے پہچانتا تھا۔ جونہی فرعون سپاہی کے ہمراہ گھوڑا دوڑاتا پہاڑی کے آگے سے گزرا تھیو سانگ پہاڑی سے نکل کر سامنے گیا۔اس نے چھلانگ لگائی اور فرعون کے گھوڑے پر سوار ہوگیا۔ فرعون ابھی سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ تھیو سانگ نے پوری طاقت سے فرعون کے سینے میں خنجر



گھونپ دیا۔ فرعون نیچے گر پڑا سپہ سالار نے شور مچا دیا۔

سپاہیوں نے تھیوسانگ پر تلواروں' نیزوں اور تیروں سے حملہ کر دیا خود سپہ سالار نے بھی تھیو سانگ پر تلوار کا وار کر دیا۔ یہ سب تلواریں تیر اور نیزے تھیوسانگ کا کچھ نہ بگاڑ سکے۔ تھیوسانگ نے زمین پر پڑے تڑپتے ہوئے فرعون پر خنجر مارنے شروع کر دیئے۔ سپاہیوں نے تھیوسانگ پر تلواروں کی بارش کر دی۔ مگر تھیوسانگ کو ایک معمولی سا زخم بھی نہ آیا ایک قطرہ خون بھی نہ بہا یہ دیکھ کہ سپاہی ڈر گئے۔ جب تھیوسانگ کو یقین ہو گیا کہ فرعون مر چکا ہے اور اس نے اپنے آقا سپہ سالار کا حکم پورا کر دیا ہے تو تھیوسانگ نے سپاہیوں میں سے ایک سپاہی کو گردن سے پکڑ کر جھٹکا دیا اور اسکی گردن الگ ہو گئی۔ اسی طرح دوسرے سپاہی کی گردن بھی الگ کر دی سپہ سالار نے چیخ کر کہا۔

"اسے زندہ پکڑو یہ فرعون کا قاتل ہے"۔

وہ سب کچھ جان بوجھ کر کہہ رہا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ ان میں سے کوئی بھی تھیوسانگ کو نہ پکڑ سکے گا۔ جو سپاہی تھیوسانگ کے پاس جاتا تھیوسانگ اسے گردن سے پکڑ کر جھٹکا دیتا اور گردن الگ کر دیتا۔ یہ حالت دیکھ کر سپاہی ڈر کر بھاگ اٹھے سپہ سالار نے تھیوسانگ کو اشارہ کیا کہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



اب وہ بھی وہاں سے چلا جائے۔ اشارہ پاتے ہی تھیوسانگ بھی پہاڑیوں کی طرف چلا گیا۔ سپہ سالار نے دیکھا کہ وہاں کتنے ہی سپاہیوں کی لاشیں پڑی تھیں۔ صرف دو سپاہی باقی رہ گئے تھے۔ اس خیال سے کہ یہ گواہ ہیں اور درباریوں کو جا کر بتا سکیں گے کہ فرعون کو ایک جادو گر قاتل نے قتل کیا ہے جس پر تیر تلوار کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔

سپہ سالار نے یونہی حکم دیا کہ فرعون کے قاتل کو تلاش کرو۔ دونوں سپاہی ڈرتے ڈرتے پہاڑیوں کی طرف بڑھے سپہ سالار بھی ان کے ساتھ تھا۔ یونہی وہ ادھر ادھر تھیوسانگ کو تلاش کرتے رہے۔ سپہ سالار سپاہیوں کو اس پہاڑی غار کی طرف جانے ہی نہیں دیتا تھا جہاں تھیوسانگ چھپا ہوا تھا۔ پھر سپہ سالار ناکام ہو کر بولا۔

"فرعون کا قاتل فرار ہو گیا ہے محل میں واپس چلو۔ میں فوج کو اس کی تلاش میں بھیجتا ہوں"۔

سپہ سالار سپاہیوں کو لے کر شاہی محل میں آ گیا فرعون کی لاش بھی وہ ساتھ ہی لایا تھا۔ فرعون کی لاش محل میں پہنچی تو وہاں کہرام مچ گیا۔ سارے ملک میں یہ خبر جنگل کی آگ کی طرح پھیل گئی کہ فرعون کو کسی جادو گر قاتل نے قتل کر دیا ہے۔ تمام درباریوں اور ملکہ کے سامنے دونوں



سپاہیوں نے گواہی دی کہ ہم نے اپنی آنکھوں سے جادوگر قاتل کو فرعون پر حملہ کرتے دیکھا ہے۔ ہم اس پر ٹوٹ پڑے سپاہیوں نے اس پر تلواروں اور نیزوں اور تیروں کی بارش کر دی مگر جادوگر قاتل پر کوئی اثر نہ ہوا اور وہ پہاڑیوں میں غائب ہو گیا۔ درباریوں کو یقین آ گیا۔ ملکہ سب کچھ جانتی تھی مگر دنیا کو دکھانے کے لئے اس نے فرعون کی موت کے سوگ میں کالے کپڑے پہن لیے اور ملک میں دس دن کے سوگ کا اعلان کر دیا۔

تھیوسانگ رات کے اندھیرے میں سپہ سالار کی حویلی سے واپس آ کر تہہ خانے میں بیٹھ گیا سپہ سالار اس کے پاس گیا۔ تھیو سانگ سے کہا۔

"شاباش تھیو سانگ' اب تم آرام کرو"۔

سپہ سالار اسی رات خفیہ تہہ خانے میں ملکہ سے جا کر ملا۔ ملکہ بڑی خوش تھی۔ اس نے کہا۔

"تم نے بڑی خوش اسلوبی سے فرعون کا کام تمام کر دیا ہے اب میں ملکہ مصر کی بجائے فرعون بن کر مصر کے تخت پر بیٹھوں گی اور تم میرے سپہ سالار خاص ہو گے"۔

سپہ سالار حیران ہو کر بولا۔

"مگر ملکہ! آپ نے تو کہا تھا کہ میں فرعون بنوں گا"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



ملکہ نے کہا۔

"میں تو صرف نام کی فرعون ہوں گی ۔ اصل حکومت تو تمہاری ہی ہو گی"۔

سپہ سالار کے چہرے پر مایوسی چھا گئی۔ تب ملکہ کو احساس ہوا کہ اس نے یہ بات ظاہر کر کے غلطی کی ہے۔ اصل میں ملکہ نے اپنے دل میں یہی سوچ رکھا تھا کہ وہ ہی فرعون بنے گی۔ مگر یہ بات اس نے سپہ سالار کو ابھی بتائی نہیں تھی اس نے فوراً عیاری سے کام لیتے ہوئے کہا۔

"تم میرے خاص سپہ سالار ہو۔ لیکن اگر تمہاری یہی خواہش ہے کہ تم فرعون بن کر مصر کے تخت پر بیٹھو تو مجھے کوئی اعتراض نہیں دس دن کا سوگ ختم ہو جائے تو میں تم سے شادی کرلوں گی۔ اس طرح سے تم فرعون بن کر تخت پر بیٹھ سکو گے۔ اب تو تم راضی ہو نا"۔

سپہ سالار پرجوش فوجی ضرور تھا۔ مگر اتنا چالاک نہیں تھا۔ وہ ملکہ کے جھانسے میں آگیا خوش ہو کر بولا۔

"ملکہ میں فرعون بن کر تخت پر بیٹھا تو آپ کے مشورے کے بغیر سلطنت کا کوئی کام نہیں کروں گا آپ کو میں ہمیشہ اپنے ساتھ رکھوں گا"۔

ملکہ نے دل میں کہا کہ سپہ سالار بھول جاؤ۔ وہ وقت



کبھی نہیں آئے گا اوپر سے ملکہ نے کہا۔

"مجھے منظور ہے سپہ سالار میرے لئے تم میرے خاوند ہو گے مجھے اس کے سوا اور کچھ نہیں چاہیے تمہارے فرعون بن کر تخت پر بیٹھنے سے مجھے خوشی ہو گی۔ اب صرف اتنی مہلت دے دو کہ دس دن کے سرکاری سوگ کا جو اعلان کیا ہے یہ دس دن گزر جائیں"۔

سپہ سالار بولا۔

"کوئی بات نہیں ملکہ میں دس دن انتظار کر لوں گا"۔

ملکہ نے بڑی چالاکی سے پوچھا۔

"تھیو سانگ کو تم نے اچھی طرح سے چھپا دیا ہے ناں کہیں ایسا تو نہیں ہو گا کہ وہ حویلی سے باہر نکل کر درباریوں کو یہ بتا دے کہ اس نے سپہ سالار کے کہنے پر فرعون کو قتل کیا ہے"۔

سپہ سالار نے مسکرا کر کہا۔

"ملکہ ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔ تھیو سانگ جس کو اپنا آقا سمجھ لیتا ہے پھر اس کے حکم کے خلاف ذرا سا بھی ادھر ادھر نہیں ہوتا"۔

ملکہ نے بڑی عیاری سے پوچھا۔

"کیا وہ ہر کسی کو اپنا آقا بنا لیتا ہے"۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



سپہ سالار بولا۔

"ایسی بات نہیں ہے۔ میرا مطلب ہے کہ جو کوئی اس کے پاس پہنچ کر اس کو بتائے کہ میں تمہارا آقا ہوں اور تمہیں اب میرا حکم ماننا ہوگا تو پھر تھیو سانگ اسی کو آقا سمجھنے لگتا ہے اور اسی کا حکم مانتا ہے۔ یہ راز سوائے میرے اور اب تمہارے سوائے کسی تیسرے کو معلوم نہیں ہے۔اس لئے تو میں تھیوسانگ کو حویلی سے باہر نہیں جانے دیتا"۔

ملکہ کو اطمینان ہو گیا اس نے جو معلوم کرنا تھا معلوم کر لیا تھا اس نے کہا۔

"اسے کہیں جانے بھی نہ دینا جب تم مصر کے فرعون بن جاؤ گے تو تمہارے دشمن ختم کرنے کے لیے تھیو سانگ ہمارے بہت کام آئے گا"۔

سپہ سالار بولا۔

"وہ کہاں جا سکتا ہے میں نے اسے تہہ خانے میں حکم دے کر رکھا ہوا ہے کہ یہاں سے باہر نہ نکلے اور وہ حکم ماننا ہے اپنے آقا کا"۔

ملکہ نے کہا۔

"اچھا اب تم واپس حویلی میں چلے جاؤ رات زیادہ ہو گئی ہے پھر میں تمہیں بلا لوں گی"۔



سپہ سالار ملکہ مصر کو ادب سے سلام کر کے واپس چلا گیا اس کے جانے کے بعد ملکہ اپنے محل میں آ گئی۔ اس نے اپنے خاص راز دار حبشی غلام کو طلب کیا حبشی غلام فوراً ملکہ کی خدمت میں حاضر ہو گیا اور ادب سے سلام کر کے بولا۔

"ملکہ عالیہ کیا حکم ہے؟ غلام آپ کا ہر حکم بجالا نے کے لئے تیار ہے"۔

ملکہ نے حبشی غلام کو اپنے قریب بٹھا لیا اور کہا۔

"اگر میں یہ کہوں کہ مجھے تمہارا سر چاہیے تو کیا تم اپنا سر کاٹ کر مجھے دے دو گے"۔

حبشی غلام نے خنجر نکال کر اپنی گردن پر رکھ دیا اور بولا۔

"ملکہ عالیہ آپ حکم کریں میں ابھی اپنی گردن کاٹ کر آپ کے قدموں میں رکھ دوں گا"۔

"ملکہ نے مسکرا کر کہا۔

"شاباش مجھے تم سے یہی امید تھی۔ مگر مجھے اس وقت تمہاری گردن کی نہیں سپہ سالار کی گردن کی ضرورت ہے کیا تم ابھی سپہ سالار کی گردن کاٹ کر لا سکتے ہو"۔

حبشی غلام نے سر جھکا دیا اور بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"ملکہ عالیہ غلام ابھی سپہ سالار کی گردن کاٹ کر آپ کی خدمت میں پیش کر دے گا"۔

ملکہ نے راز داری سے حبشی غلام کو بتایا کہ سپہ سالار ابھی ابھی اپنی حویلی میں گیا ہے۔

"اس کا غلام بھی ہے اس سے خبردار رہنا"۔

حبشی غلام نے کہا۔

"ملکہ عالیہ! اگر ضرورت پڑی تو میں سپہ سالار کے غلام کی گردن بھی اتار دوں گا۔ میں آپ کے حکم کی تعمیل کے لئے جاتا ہوں"۔

یہ کہہ کر حبشی غلام چلا گیا دوسری طرف سپہ سالار حویلی میں اپنے سونے والے کمرے میں بستر پر لیٹ کر سونے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کا خاص حبشی غلام ذرکا کمرے کے باہر پہرہ دے رہا تھا۔ حویلی کے باہر بھی دو سپاہی کھڑے پہرہ دے رہے تھے۔ ملکہ کا خاص حبشی غلام اپنی آستین میں تیز دھار والا خنجر چھپائے حویلی کے باہر پہنچ گیا۔ سپاہیوں نے پوچھا کہ تم رات کے وقت یہاں کیا کرنے آئے ہو؟ سپاہی ملکہ کے حبشی غلام کو جانتے تھے۔ ملکہ کے غلام نے کہا۔

"میں ملکہ عالیہ کا ایک خاص پیغام لے کر آیا ہوں مجھے اس وقت سپہ سالار سے ملاقات کرنی ہے"۔



سپاہیوں نے کہا کہ وہ اندر جا کر سپہ سالار کے حبشی غلام ذرکا سے بات کرے۔ اگر سپہ سالار سو گیا ہوگا تو پھر ذرکا ہی اسے اٹھا سکتا ہے دوسرا کوئی سپہ سالار کے کمرے میں نہیں جا سکتا۔

ملکہ کے غلام نے کہا کہ میں اندر جا کر ذرکا سے بات کر لیتا ہوں۔ وہ حویلی میں داخل ہو گیا۔ غلام گردش میں سے گزر کر وہ سپہ سالار کے کمرے کے پاس آیا تو حبشی غلام ذرکا وہاں نیزہ لئے کھڑا پہرہ دے رہا تھا۔

ملکہ کے غلام نے کہا۔

"مجھے ملکہ عالیہ نے ایک خاص پیغام دے کر سپہ سالار کے پاس بھیجا ہے۔ یہ پیغام سپہ سالار کو جگا کر دینا بہت ضروری ہے"۔

حبشی غلام ذرکا نے کہا۔

"وہ تو ٹھیک ہے مگر میں سپہ سالار کو اس وقت نہیں جگا سکتا"۔

ملکہ کے غلام نے کہا۔

"مگر ذرکا یہ پیغام بڑا خاص ہے اور ملکہ عالیہ نے تاکید کی تھی کہ ابھی سپہ سالار تک پہنچانا ہے"۔

حبشی غلام ذرکا بولا۔

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



"مگر میں سپہ سالار کو نہیں جگا سکتا"۔

ملکہ کا غلام سمجھ گیا کہ یہ ضدی شخص نہیں مانے گا اور یہ کہ اس کی موت کا وقت آن پہنچا ہے اس نے کہا۔

"تو پھر ملکہ کا پیغام تو سن لو۔ جب سپہ سالار اٹھے تو اسے یہ پیغام دے دینا"۔

حبشی ذرکا خوش ہو کر بولا۔

"ہاں ہاں ضرور سناؤ ملکہ کا پیغام۔ میں صبح سب سے پہلے سپہ سالار کو یہ پیغام سنا دوں گا"۔

ملکہ کے غلام نے کہا۔

"میرے قریب آؤ۔ میں وہ پیغام تمہارے کان میں سنانا چاہتا ہوں"۔

اس دوران ملکہ کے غلام نے اپنی جیب میں ہاتھ ڈال لیا تھا۔ اس جیب میں غلام نے خنجر چھپا رکھا تھا۔ جونہی غلام ذرکا ملکہ کے غلام کے قریب آیا اور اس نے اپنے کان قریب کئے ملکہ کے غلام نے نیچے سے خنجر کا بھرپور وار کر کے حبشی غلام ذرکا کا پیٹ پھاڑ دیا۔ اس سے پہلے کہ ذرکا نیچے گرے ملکہ کے غلام نے دوسرا وار ذرکا کی گردن پر کیا اور اس کی گردن کٹ کر نیچے گر پڑی۔ یہ وار اس لئے کیا گیا تھا کہ ذرکا غلام حلق سے چیخ کی آواز نہ نکال سکے۔



حبشی غلام کو اگلی دنیا میں پہنچانے کے بعد ملکہ کا غلام آہستہ سے دروازہ کھول کر سپہ سالار کی خواب گاہ میں داخل ہو گیا۔ خواب گاہ میں شمع کی دھیمی روشنی ہو رہی تھی۔ سپہ سالار اپنے پلنگ پر بے خبر سو رہا تھا۔ ملکہ کا غلام دبے پاؤں چل کر سپہ سالار کے سرہانے کی طرف آ گیا پھر اس نے بجلی کی سی تیزی کے ساتھ اپنا خنجر سپہ سالار کے دل میں اتار دیا۔ دل میں خنجر اتر جائے تو آدمی میں اٹھنے کی بھی طاقت نہیں ہوتی۔ ملکہ کے غلام نے دوسرا وار بھی دل پر ہی کیا سپہ سالار وہیں ختم ہو گیا اس کے بعد غلام نے سپہ سالار کا سر کاٹ کر کپڑے میں لپیٹا اسے بغل میں دبایا اور خواب گاہ کی کھڑکی کھول کر حویلی کے باغ میں کود گیا۔ اس نے جاتے ہی سپہ سالار کا کٹا ہوا سر ملکہ مصر کی خدمت میں پیش کر دیا۔ ملکہ نے سپہ سالار کے سر کو ایک نظر دیکھا اور اپنے غلام خاص سے کہا۔

"اب تم میرے ساتھ سپہ سالار کی حویلی میں چلو"۔

خفیہ دروازے سے نکل کر وہ گھوڑوں پر سوار ہوئے اور رات کی تاریکی میں سپہ سالار کی حویلی کی طرف چل پڑے۔ حویلی کے باہر دونوں سپاہی اسی طرح پہرہ دے رہے تھے۔ انہیں معلوم ہی نہیں تھا کہ حویلی کے اندر خواب گاہ

Courtesy www.pdfbooksfree.pk



میں سپہ سالار کی لاش پڑی ہے جس کا سر غائب ہے۔ ملکہ مصر کو دیکھ کر دونوں سپاہی سر جھکا کر ادب سے کھڑے ہو گئے ملکہ نے کہا۔

"میں سپہ سالار کو ملنے جا رہی ہوں تم لوگ ہوشیاری سے باہر پہرہ دینا"۔

سپاہی بولا۔

"جو حکم ملکہ عالیہ"۔

ملکہ نے اپنے غلام خاص کو ساتھ لیا اور سیدھی سب سے پہلے سپہ سالار کی خواب گاہ کی طرف آئی۔ خواب گاہ کے باہر حبشی غلام ذرکا کی لاش پڑی تھی۔ خواب گاہ میں پلنگ پر سپہ سالار کی لاش پڑی تھی۔ ملکہ نے اپنے غلام خاص کو کہا۔

"تم اسی جگہ میرا انتظار کرو۔ میں حویلی کے تہہ خانے میں ایک خاص دستاویز لینے جا رہی ہوں کیونکہ سپہ سالار نے بغاوت کا منصوبہ تیار کیا ہوا تھا"۔

غلام خاص وہیں خواب گاہ میں بیٹھ گیا اور ملکہ مصر خواب گاہ سے نکل کر ایک غلام گردش میں سے گزرتی نیچے تہہ خانے کے دروازے پر آ گئی اسے معلوم تھا کہ طاقتور آدمی تھیو سانگ اسی تہہ خانے میں موجود ہے کیونکہ اس



حویلی میں دوسرا کوئی تہہ خانہ نہیں تھا اور ملکہ تھیو سانگ کو پہچانتی تھی۔ دروازہ باہر سے بند تھا۔ ملکہ نے دروازے کو کھولا اور تہہ خانے میں داخل ہو گئی۔ تہہ خانے میں شمع روشن تھی مگر تھیو سانگ غائب تھا۔ ملکہ نے حیران ہو کر چاروں طرف دیکھا۔ تھیو سانگ اسے کہیں نظر نہ آیا وہ پریشان ہو گئی کیونکہ تھیو سانگ کی مدد کے بغیر وہ سلطنت میں موجود اپنے دشمنوں کا مقابلہ نہیں کر سکتی تھی اور تخت پر بھی قبضہ نہیں کر سکتی تھی۔ اس نے آواز دی۔

"تھیو سانگ میرے غلام تم کہاں ہو"۔

○

اس کے بعد کے سنسنی خیز حیران کر دینے والے دلچسپ حالات عنبر ناگ ماریا کی اگلی کتاب نمبر 184 میں پڑھنا مت بھولیں۔

-----○-----

اے حمید
N-454
راہ چمن، سمن آباد
لاہور

مطبوعہ فیروز سنز (پرائیویٹ) لمیٹڈ لاہور۔ باہتمام عبدالسلام پرنٹر اور پبلشر

Courtesy www.pdfbooksfree.pk

# اے حمید کی

# عنبر ناگ ماریا سیریز

| | |
|---|---|
| وہ بوتل میں بند ہو گئی | قبر کا شعلہ |
| سپیرا جاسوس | خونی بالکونی |
| ناگ کراچی میں | خلائی تختی کا راز |
| پتھر کی دلہن | کھوپڑی محل |

بدروح جولی سانگ

PAKISTAN VIRTUAL LIBRARY
www.pdfbooksfree.pk

فیروز سنز پرائیویٹ لمیٹڈ
لاہور ۔ راولپنڈی ۔ کراچی

Rs. 12.00